گستاخ کون؟

مؤلف

محمد عبداللہ سلیمانی

پیش لفظ

وطن عزیز آج جس سیاسی انتشار،فرقہ واریت، بدحالی غیروں کی غلامی، بدامنی،تعصب، دین بیزاری کا شکار ہےاس کا حل قرآن وسنت کی تعلیم وترویج،سلف صالحین کی پیروی اور معاشرے میں اتحاد ومحبت کی فضاء قائم کرنے میں ہے۔اور علماء حق اوران کے متبعین تحریر وتقریر،تبلیغ وتعلیم ،قدرتی حادثات مثلاً زلزلہ،سیلاب،قحط سالی وغیرہ میں مصیبت زدہ لوگوں کی جانی و مالی مدد اور فلاحی کاموں کے ذریعے عوام میں دینی یکجہتی ، بھائی چارہ ،اتحاد ومحبت پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کررہے ہیں ۔لیکن کچھ لوگ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چل کر ایسے حق پرست اور امت کے خیرخواہ علماء پر بے جاالزامات اور کفر کے فتوے لگارہے ہیں۔اوران کے چند صحیح عبارتوں کوغلط انداز میں پیش کررہے ہیں یاان سے خود تراشیدہ مفہوم نکال کراس کو کفر وگستاخی قرار دے رہے ہیں اور سادہ دل عوام کو علماء حق سے بدظن اور متنفر کررہے ہیں۔

یہ لوگ قرآن وحدیث کا درس کبھی نہیں دینگے نہ رسول اللہ ﷺ کی بعد از نبوت والی زندگی جو شریعت واحکام پر مشتمل ہے کبھی بیان کرینگے۔نہ قرآن وحدیث کی وہ تشریح کبھی عوام کے سامنے رکھیں گے جو قرون ثلاثہ کے اسلاف سے منقول ہو۔کیونکہ اس صورت میں وہ خود مشرک وبدعتی اور اسلام دشمن ٹھہرتے ہیں۔یہ نبی علیہ السلام کی میلاد اور قبل از نبوت کے واقعات (جن سے کسی شرعی حکم کا ثبوت وابستہ نہیں ہوتا)،من گھڑت افسانے،کشف یا خواب کے واقعات پر زور دیتے ہیں اور لوگوں کو حق بات کے سننے اور سمجھنے سے دور رکھنے کے لئے ان کی ہر تقریر کا دلچسپ موضوع علماء حق پر تبرّ ا اور تکفیر ہوتا ہے یا شرک وبدعت کا اثبات،جس سے عوام علماء حق سے بدظن ہوکران کی مسجدوں سے دور رہتے ہیں اور جہالت کے اندھیروں میں زندگی بسر کرتے ہیں اس رسالے میں ایسے بدعتی لوگوں کے اکابر علماء کی عبارتوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے تاکہ عوام کے سامنے حقیقت کھل کر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو سکے۔اور جو شخص متعصب ومتعنت نہ ہو اور حق کا طلب۔گار ہو وہ عشق کے لبادے میں لپٹے ہوئے شرک وکفر کا نظارہ کرسکے۔ان ارید الا الاصلاح ما استطعت۔وما توفیقی الا باللہ۔

حوالہ نمبر۱ فتاوی رضویہ پرانا ایڈیشن جلد نمبر 1 صفحہ 791۔۔فتاوی رضویہ جلد نمبر 15 صفحہ 545۔مصنف احمد رضا خان بریلوی۔
ناشر رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔

''وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے جس کا علم حاصل کئے حاصل ہوتا ہے اسکا علم اسکے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے ایسے کو جس کا بہکنا، بھولنا ،اونگھنا، غافل ہونا، ظالم ہونا حتی کہ مرجانا سب کچھ ممکن ہے کھانا پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ کرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتی کہ مخنث کی طرح مفعول بننا، کوئی خباثت کوئی فضیحت اسکی شان کے خلاف نہیں وہ کھانے کا منہ، بھرنے کا پیٹ، مردی اور زنی کی دونوں علامتیں بالفعل رکھتا ہے صمد نہیں جوف دار کھگل ہے سبوح قدوس نہیں خنثیٰ مشکل ہے یا کم از کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا ہے۔''

بریلوی لوگ اپنے علماء سے مطالبہ کریں کہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے وہابیوں پر مندرجہ بالا 25 گستاخیوں اور کفریات کا جو الزام لگایا ہے نمبر وار ہر ایک کو انکی کتابوں سے دکھلا دیں اور اس وہابی کا نام و پتہ بتلا دیں اگر پاکستان کے بریلوی علماء ان حوالوں کو دکھلانے سے عاجز ہوں تو بے شک انڈیا بلکہ دنیا بھر کے بریلوی علماء کو اس بارے میں مدد کیلئے بلا لیں اگر دنیائے بریلویت ان کفریات کو دکھلانے سے عاجز ہوں تو پھر جلسے منعقد کر کے سر عام تسلیم کر لیں کہ اعلیٰ حضرت نے ایک ہی صفحہ پر 25 بار جھوٹ کہا ہے اور بہتان تراشی کی ہے لہذا وہ جھوٹا اور کذاب ہے اگر یہ اعلان نہ کر سکیں تو پھر تیسری بات متعین ہے کہ اعلیٰ حضرت نے نام وہابی کا ناحق طور پر لیا ہے اس نے اللہ کے خلاف اپنے دل کی بھڑاس نکالی ہے۔اور اللہ کا بغض جو اس کے دل میں تھا وہ وہابیوں کے کندھے پر بندوق رکھ کر اگلا ہے اور چور مچائے شور کے مصداق دوسروں کو کافر کافر کہہ کر لوگوں کی توجہ اپنی طرف سے موڑ رہا ہے خدا کی ایسی توہین دھریہ کافروں نے بھی نہیں کی ہے جو احمد رضا خان نے اس عبارت میں کی ہے۔کیا اللہ کو گالیاں دینے والا مسلمان ہو سکتا ہے؟ ذرا سوچیں۔

....

حوالہ نمبر۲ سبحان السبوح صفحہ 173 مصنف احمد رضا خان طبع شدہ 1307ھ

احمد رضا خان وہابیوں اور دیوبندیوں کی طرف منسوب کر کے لکھتے ہیں کہ وہابی ایسے کو خدا مانتے ہیں۔

''آدمی تو عورت بھی ہے اگر تمھارا ساختہ خدا عورت کی قدرت سے گھٹ رہا تھا تو اور بھی گیا گذرا عورت قادر ہے کہ زنا کرائے تو تمھارے امام اور تمھارے تعلیم کے کلیہ سے قطعاً واجب کہ تمھارا خدا بھی زنا کرا سکے ورنہ دیوبند میں چکلہ والی فاحشات اس پر قہقہے اڑائینگی کہ نکھٹو تو ہمارے برابر بھی نہ ہوسکا پھر کا ہے پر خدائی کا دم مارتا ہے آپ کے خدا میں فرج (عورت کی شرمگاہ) بھی ضروری ہوئی ورنہ زنا کا ہے میں کرا سکے گا خنثیٰ خدا (یعنی ہیجڑے خدا) کے پجاریو! کیوں سبوح قدوس کے بندوں سے الجھتے ہو مورتی پوجن والے ہندوؤ! ناحق الگ الگ لنگ اور جلہری بنانے کے سودے میں پڑے ہو مقدس مدرسہ دیوبند میں آؤ کہ دونوں علامتیں (مرد و عورت کی) ایک ہی معبود میں پاؤ تعجب کہ خدا کیلئے آلہ مرد ہو تو اس کے قابل عورت کہاں سے آئے گی اندام زنی (عورت کا اندام) ہو تو اس کے لائق اسے مرد کہاں سے ملیگا کہ اسکی ہر چیز نامحدود اور بے انتہاء ہو گی یوں تو ایک خدائن ماننی پڑے گی۔''

حوالہ نمبر۳ سبحان السبوح صفحہ 175 ۔مصنف احمد رضا خان طبع شدہ 1307ھ

''افسوس وہابیہ کا ساختہ خدا کہاں کہاں آدمی کی ریس (مقابلہ) کریگا امکان جہت کی خباثت انکے معبود کو بے ناچ نچائے نہ چھوڑ یگی ایک رنڈی کہ فاسقوں کی محفل میں رقص کرتی ہے لحظہ لحظہ کس قدر اپنی جہتیں بدلتی ہے (اس جملے سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رنڈیوں کے رقص کی محفلوں میں جاتے تھے اور انکے تھرکنے کے انداز کو خوب ذھن نشین کیا ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت کے زمانے مین ٹی وی نہیں تھا) اگر انکا معبود یونہی نہ گھوم سکا تو رنڈی سے بھی گیا گذرا۔''

....

حوالہ نمبر۴ سبحان السبوح صفحہ 176 ۔مصنف احمد رضا خان طبع شدہ 1307ھ

''مگر سخت عجب یہ ہے کہ اگر ایک مجلس میں چار رنڈیاں ناچتی ہوں اور آن واحد میں وہ چاروں جہات مختلفہ میں اپنی سمت بدلیں اور انکا خدا اس وقت ایک ہی سمت بدل سکا تو تین رنڈیوں کے فعل پر قادر نہ ہوا اور اگر آن واحد میں چاروں سمت کو بدلا تو یہ رنڈیاں تو چار تھیں انھوں نے ایک ایک جہت بانٹ لی یہ (خدا) کہ واحد کہلاتا ہے کدھر سے اپنے چار ٹکڑے کرے گا۔''

مندرجہ بالا عبارتوں میں احمد رضا خان بریلوی نے لکھا ہے کہ دیوبندی ایسے کو خدا مانتے ہیں۔جبکہ دیوبندیوں کے علماء وعوام کے تصور میں بھی کبھی یہ نہیں آیا کہ ہمارا خدا ان صفات کا حامل ہیں بریلوی بھی اس کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم اس خدا کو مانتے ہیں جس کا نام اللہ ہے جس کا دین اسلام اور پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہذا ہمارا خدا تو اللہ ہے اور اعلیٰ حضرت اس اللہ کی شان میں کیا کیا گستاخانہ عبارتیں لکھ رہا ہے اور اپنی دل کی بھڑاس نکال رہا ہے اور منسوب دیوبندیوں اور وہابیوں کی طرف کرر ہا ہے لہذا بریلوی،علماء دیوبند اور وہابیوں کی تحریر وتقریر سے یہ باتیں صاف صاف ثابت کر کے دکھا دیں ورنہ دو ہی صورتیں ہیں

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کو جھوٹا اور علماء حق سے متنفر کرنے والا مان لیں اگر ایسا نہیں کر سکتے تو پھر دوسری شق خود بخود متعین ہو جاتی ہے کہ احمد رضا خان بریلوی نے دیوبندیوں کے نام پر اللہ تعالی کو غلیظ گالیاں دی ہیں بدنام دیوبندیوں کو کیا اور اللہ کے خلاف دل کی بھڑاس اپنی نکالی پھر بھی وہ اعلیٰ حضرت اور مجدد ملت اور دیوبندی کافر و گستاخ؟

اے بریلوی عوام:بریلویت کے اس خول سے ذرا باہر نکلو اور علماء حق کے عقائد و نظریات بھی معلوم کرلو علماء دیوبند کے عقائد پر اگر اعتبار نہیں تو مکہ و مدینہ کے علماء کے عقائد معلوم کر کے اپنا لو ہمارے عقائد وہی ہیں جو علماء عرب کے ہیں تفصیل کے لئے دیکھو''المھند والمفند،،کیا تمھارے مخصوص عقائد و بدعات جن پر تمھارے علماء بہت زور دے رہے ہیں کیا پاک و ہند کے علاوہ باقی اسلامی دنیا میں بھی ہیں ذرا سوچو کیا تمہارے علاوہ باقی ساری دنیائے عرب و عجم کے مسلمان باطل پر ہیں؟ ایمان اگر واقعی قیمتی چیز ہے تو تنہائی میں اس بات کو ضرور سوچیں کہ بریلوی علماء تمہیں حقائق سے اندھیرے میں تو نہیں رکھ رہے ہیں؟

....

حوالہ نمبر۵ شان حبیب الرحمان من ایات القرآن صفحہ 141

مصنف مفتی احمد یار خان نعیمی۔ناشر مکتبہ اسلامی لاہور

’’جس سے معلوم ہوا کہ رب سلطان اور محمد رسول اللہ وزیر اعظم،،

وزیر اعظم کی ضرورت دنیا کے بادشاہوں کو ہوتی ہے جو سارا انتظام خود نہیں سنبھال سکتے.اللہ کی شان تو یہ ہے و لا یـؤدہ حـفـظـھـمـا. آسمانوں اور زمینوں کا تھامنا اس کے لئے مشکل نہیں۔ان اللہ علی کل شئی قدیر اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔لہذا اللہ کے لئے مشیر،وزیر اور مددگار قرار دینا خالص شرک ہے اگر کوئی اس بات کو نہ مانے تو اس پر لازم ہے کہ قرآن،حدیث یا کسی صحابی،امام،محدث،فقیہ یا مفسر سے ثابت کر دے کہ اس نے کسی کو اللہ کا وزیر قرار دیا ہو۔یاد رہے کہ وزیر کا لفظ عربی کا ہے لہذا قرآن وحدیث یا عربی کتب سے وزیر کا لفظ ہی دکھائے گا کسی اور لفظ کا من گھڑت ترجمہ کر کے اس کو وزیر نہیں بنائے گا.حالانکہ تفسیر نور العرفان صفحہ ۵۷۹ تفسیر سورت فرقان میں احمد یار خان گجراتی خود اقرار کرتا ہے کہ’’کوئی نبی خدا تعالی کا وزیر نہیں بن سکتا،،اپنے اس فتوے سے احمد یار گجراتی خود مشرک ٹھہرا۔

حوالہ نمبر ۶ ملفوظات صفحہ 104۔مصنف احمد رضا خان۔ناشر حامد اینڈ کمپنی لاہور.

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت نے اللہ کے نام لینے کو شیطانی وسوسہ قرار دیا ہے معاذ اللہ اپنے اس عقیدے کو ایک من گھڑت واقعہ میں یوں بیان کرتا ہے۔

’’غالبا حدیقہ ندیہ میں ہے کہ ایک مرتبہ سید الطائفہ جنید بغدادی رحمہ اللہ دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کے مثل چلنے لگے بعد کو ایک شخص آیا اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اسوقت موجود نہیں تھی جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا عرض کی میں کسطرح آؤں؟فرمایا:یا جنید یا جنید کہتا چلا آ۔اس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا جب بیچ دریا میں پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلوائے میں بھی اللہ کیوں نہ کہوں اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا الخ.....‘‘

اس عبارت میں احمد رضا خان نے (۱) جنید بغدادی کی طرف جھوٹا واقعہ منسوب کیا ہے (۲) لوگوں کو اللہ سے ہٹا کر شرکیہ عقیدہ دیا ہے (۳) اللہ کے نام لینے کو شیطانی وسوسہ قرار دیا ہے۔بریلوی علماء یہ تینوں باتیں تسلیم کرلیں یا پھر مستند کتاب میں یہ واقعہ دکھلا دیں۔

حوالہ نمبر ۷ احمد یار خان گجراتی کے رسائل میں موجود رسالہ اسرار الاحکام صفحہ 331 پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اللہ کی شان میں یوں گستاخی کرتا ہے

’’سوال:تعویذ کیوں لکھے جاتے ہیں ان سے کیا فائدہ ہے؟

جواب:جیسے بعض مخلوق کے ناموں میں تاثیر ہے کہ کسی کو الو گدھا کہہ دو تو وہ رنجیدہ ہوجاتا ہے اور حضرت قبلہ وکعبہ کہہ دو تو خوش ہوجاتا ہے حالانکہ اُلّو گدھا بھی مخلوق ہے اور قبلہ وکعبہ بھی،ایسے ہی خالق کے مختلف ناموں میں مختلف تاثیریں ہیں۔‘‘

لفظ ایسا جیسا کے ساتھ آجائے تو یہ تشبیہ کے لئے ہوتا ہے جیسے کوئی کہہ دے وہ ایسا خوبصورت ہے جیسا چاند تو اس جملے میں ایسا جیسا تشبیہ کے لئے ہیں یعنی اس کو خوبصورتی میں چاند کی مانند قرار دیا گیا ہے۔اس طرح مذکورہ بالا عبارت میں اللہ کے ناموں کو اُلّو اور گدھے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔اللہ کے ناموں کی تاثیر کی تشبیہ الو اور گدھے کے ساتھ ہی دینا تھی مفتی احمد یار خان گجراتی کو کوئی نام نہیں ملا؟ اور اللہ کے ناموں میں کونسے نام ایسے ہیں جن سے اللہ رنجیدہ ہوجاتا ہے؟ اللہ کے تو سارے نام اچھے ہیں ولللّٰہ الاسماء الحسنی فادعوہ بھا (القرآن) ....

....

حوالہ نمبر ۸ ملفوظات صفحہ 307۔مصنف احمد رضا خان بریلوی (ناشر حامد اینڈ کمپنی لاہور)

''وہ ذات تو اللہ نے بے مثل و بے نظیر بنائی ہے حضور اقدس ﷺ کا نظیر محال بالذات ہے تحت قدرت ہی نہیں، ہو ہی نہیں سکتا نہ اولین میں نہ آخرین میں۔''

اس میں شک نہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی ذات بے مثل و بے نظیر ہے اللہ نے آپ کے مثل کسی کو پیدا نہیں کیا نہ پیدا کرے گا نہ پیدا کرنے کا ارادہ ہے۔لیکن اللہ اگر چاہے تو پیدا کرسکتا ہے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے ان اللہ علی کل شئی قدیر ۔مذکورہ بالا عبارت میں اعلیٰ حضرت نے اللہ کی قدرت کی یہ کہہ کر نفی کی ہے کہ حضور اقدس کا نظیر محال بالذات ہے یعنی اللہ کے لئے ناممکن ہے کہ آپ کا نظیر پیدا کر سکے اگلے جملے میں اس معنی کی مزید وضاحت و تاکید کرتا ہے ''تحت قدرت ہی نہیں،، یعنی اللہ کی قدرت میں ہے ہی نہیں کہ پیدا کر سکے ۔قدرت خداوندی کی مزید نفی کر کے کہتا ہے کہ ہو ہی نہیں سکتا،،

قارئین: ذرا اس جملے پر غور کریں ''تحت قدرت ہی نہیں،، اس جملے نے کلام میں کسی تاویل کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی۔اللہ کی قدرت کا انکار کفر ہے کہ اللہ نے بار بار قرآن میں اپنے قدیر اور قادر ہونے کا اعلان کیا ہے ۔ان اللہ علی کل شئی قدیر اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے سورہ بروج میں ہے فعال لما یرید اللہ جس کام کا ارادہ کرے اس کو خوب کرسکتا ہے آیات قرآنی سے انکار صفت خداوندی سے انکار کفر نہیں تو کیا ہوتا ہے؟ تعجب ہے ان لوگوں پر جو پھر بھی انھیں دینی پیشوا مانتے ہیں۔

....

حوالہ نمبر ۹ دیوان محمدی، صفحہ 137۔مصنف خواجہ محمد یار فریدی

خواجہ محمد یار فریدی بریلوی اپنے پیر کا قصیدہ لکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

''کیا خدا کی شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر ملتی ہے اللہ سے تصویر میرے پیر کی''

یعنی میرے پیر کی تصویر اللہ تعالی سے ملتی جلتی ہے۔میرے پیر کو دیکھو تو یوں لگتا ہے جیسے خدا خود جلوہ گر ہو۔معاذ اللہ۔اللہ کا نہ کوئی جسم ہے نہ اسکی تصویر ہے نہ اسکا کوئی مثل موجود ہے قرآن میں ہے لیس کمثلہ شئی ''اللہ کے مثل کوئی بھی چیز نہیں،، جبکہ خواجہ محمد یار فریدی نے اپنے پیر کی تصویر کو اللہ کے مثل قرار دیکر اللہ کی شان میں گستاخی کی ہے۔

....

حوالہ نمبر۱۰ حدائق بخشش جلد 1 صفحہ 121۔احمد رضا خان

''حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے

عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے۔''

جنم کا ساتھی جڑواں بھائی کو کہتے ہیں۔جنم کا بچھڑا یعنی جڑواں پیدا ہوا بھائی جو بچھڑ گیا ہو۔اللہ کا کوئی جڑواں نہیں اللہ نہ کسی سے پیدا ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہے لم یلد ولم یولد لہذا اسکا جڑواں کیسے ممکن ہے لیکن احمد رضا خان بریلوی کہتا ہے کہ معراج کی شب جب حضور ﷺ اللہ کی ملاقات کیلئے گئے تھے تو عجیب وقت تھا کہ اللہ اور حضور دونوں جنم کے بچھڑے آپس میں گلے ملے تھے.معاذ اللہ۔رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبدہ فقولو ا عبداللّٰہ ورسولہ۔ میری تعریف میں غلوّ نہ کرو جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم کے بارے میں غلوّ کیا سو تم کہو کہ اللہ کا بندہ اور رسول ہیں۔(بخاری کتاب احادیث الانبیاء)۔ عیسائیوں نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے بارے میں غلو کر کے آپ کو اللہ کا بیٹا کہہ دیا اور احمد رضا خان بریلوی نے محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں غلو کر کے آپ کو اللہ کا بھائی کہہ دیا۔

....

حوالہ نمبر۱۱ حدائق بخشش حصہ دوم کے آخری صفحہ پر احمد رضا خان کے بیٹے حامد رضا خان نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں لکھا ہے۔

''خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنتی

خدا پر ہی اس کو چھوڑا ہے وہی جانے کیا تم ہو''

قرآن وحدیث میں جابجا ذکر ہے کہ محمد اللہ کے رسول اور بندے ہیں عبدہ ورسولہ لیکن حامد رضا خان کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کو خدا بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ غلط ہے لیکن خدا سے جدا ہستی بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ بھی غلط ہے اور اس طرح بھی بات نہیں بنتی۔ہم نہیں جانتے کہ آپ کیا ہیں خدا ہیں یا نہیں؟اس بات کو ہم نے خدا پر چھوڑا ہے وہی جانے کہ تم کیا ہو؟

سچ کہا حامد رضا خان نے کہ بریلویوں نے خدا کی مخصوص صفات ما کان و ما یکون کا علم،علم غیب،مختار کل ہونا،حاضر ناظر ہونا،انسان وبشر نہ ہونا،پیغمبر میں ثابت ماننے کے بعد حیران وسرگردان ہیں کہ آپ میں اور خدا میں آخر کیا فرق ہے؟اس لئے نہ آپ کو خدا کہہ سکتے ہیں نہ خدا سے جدا کہہ سکتے ہیں۔شرک کی بھول بھلیوں میں میں گم ہونے کے بعد توحید کی شاہراہ نظر نہیں آتی اور نہ ہی بدعات کے تاریک غار میں داخل ہونے کے بعد سنت کا منارۂ نور نظر آتا ہے۔فاعتبروا یااُولی الابصار!

لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبدہ فقولو ا عبداللہ ورسولہ۔ مجھے تعریف میں حد سے نہ بڑھاؤ جیسے عیسائیو ں نے عیسیٰ بن مریم کو حد سے بڑھادیا سو تم کہو کہ اللہ کا بندہ اور رسول ہیں(بخاری کتاب احادیث الانبیاء)۔

....

حوالہ نمبر۱۲ تنہا اعلیٰ حضرت کا بیٹا حامد رضا خان اللہ اور رسول میں فرق کرنے سرگرداں نہیں دیگر بریلوی علماء بھی اس بارے میں حیران و پریشان ہیں چنانچہ خواجہ محمد یار فریدی بریلوی دیوان محمدی صفحہ 147 پر اللہ کو مخلوق اور پیغمبر کو خدا بنا تا ہے۔

''کہوں کیا عشق میں یارو کہ کیا معلوم ہوتا ہے

بہر صورت بہر مورت خدا معلوم ہوتا ہے

خدا کہتے ہیں جس کو، مصطفیٰ معلوم ہوتا ہے

جسے کہتے ہیں بندہ ،خود خدا معلوم ہوتا ہے''

یعنی پیغمبر بہرصورت وشکل خدا معلوم ہوتا ہے اور جس پیغمبر کو بندہ کہتے ہیں وہ خود خدا معلوم ہوتا ہے۔یہ ہے پیغمبر کو خدا کے مقام پر بٹھانا۔اور جس ذات کو خدا کہا جاتا ہے وہ مصطفیٰ معلوم ہوتا ہے یہ ہے خدا کو مخلوق کے درجے پر اتارنا۔جب ان بریلوی اکابر علماء ومرشدوں کو خدا اور رسول میں فرق معلوم نہیں ہوتا تو ان کے عوام کا کیا پوچھنا؟ علماء دیوبند کے صحیح عبارتوں کا غلط مفہوم نکال کر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے والو! علماء دیوبند پر کفر کے فتوے لگانے والو! حامد رضا خان ،احمد رضا خان ،خواجہ محمد یار فریدی کے کفر پر خاموش کیوں ہو؟ ان کے ان کفریہ عبارتوں کی وجہ سے انہیں کافر کیوں نہیں کہتے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ تم بھی ان عبارتوں پر خوش ہو اور تمہارا بھی یہی عقیدہ ہے اس لئے بولتے نہیں۔

....

حوالہ نمبر۱۳ اسی دیوان محمدی صفحہ 154 پر خواجہ محمد یار فریدی کا یہ شعر ملاحظہ کریں جس میں اس نے صاف ہی کہہ دیا

''احمد احد میں فرق نہیں اے محمدا

عشاق یار رکھتے ہیں ایمان نئے نئے''

شعر میں محمد سے مراد محمد یار فریدی ہیں احمد رسول اللہ ﷺ کا نام ہے اور احد سے مراد اللہ ہے جیسے سورہ اخلاص میں ہے۔محمد یار فریدی بریلوی اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اللہ اور رسول اللہ میں کوئی فرق نہیں دونوں کا ایک ہی مقام ومرتبہ ہے دونوں خدا ہی ہیں جیسے عیسائی کہتے ہیں کہ اللہ بھی خدا اور عیسی مسیح علیہ السلام بھی خدا ہیں اور برملا اعتراف بھی کر لیا کہ ہم بریلوی عاشقان نئے نئے ایمان رکھتے ہیں جو عقیدہ اللہ اور رسول نے ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله و خاتم النبيين اور دوسرا کلمہ شہادت اشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں،، میں امت کو دیا تھا اس پرانے عقیدے پر ہمارا ایمان نہیں ہم نیا عقیدہ اور نیا ایمان رکھتے ہیں۔ اس وضاحت در وضاحت کے بعد اشعار میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں رہی اگر اسی نام کا اسلام ہے تو کفر کس کو کہتے ہیں اور عیسائی پھر کیوں کافر ہیں انھوں نے بھی عشق رسول میں تجاوز کر کے عیسیٰ کو خدا بنایا اور اللہ نے ان کے بارے میں فرمایا لقد كفر الذين قالوا ان الله ثالث ثلثة جن لوگوں نے یہ کہا کہ اللہ تین خداؤں میں سے ایک ہے وہ یقینی طور پر کافر ہوئے۔غالباً تمام بریلوی علماء کا یہی عقیدہ

ہے اس لئے وہ دیوان محمدی کے مصنف محمد یار فریدی اور اس کتاب کی تقریظ و تصدیق لکھنے والے پنجاب کے ایک بڑے بریلوی عالم سید احمد سعید شاہ کاظمی کے کفر پر خاموش ہیں حالانکہ اور لوگوں پر اندھا دھند کفر کی مشین چلاتے ہیں۔ان کے ہر چھوٹے بڑے کو منبر و محراب پر کفر کی مشین چلانے کے علاوہ اور کچھ آتا ہی نہیں۔اور تمام بریلوی مذکورہ بالا نئے ایمان و عقیدے کا اظہار ''یارسول اللہ مدد،، کے ساتھ کرتے ہیں۔

....

حوالہ نمبر۱۴ اسی عقیدے کو مزید اجاگر کرنے کے لئے اسی دیوان محمدی صفحہ 183 پر خواجہ محمد یار فریدی سرائیکی زبان میں لکھتا ہے۔

''محمد دی صورت ہے صورت خدا دی

میڈے دل توں نقشہ مٹا کوئی نئیں سگدا''

یعنی محمد کی صورت درحقیقت خدا ہی کی صورت ہے میں انہی کو خدا سمجھوں گا اور میرے دل میں خدا اور رسول کا یہ جو نقشہ ہے اس کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔

....

حوالہ نمبر۱۵ اسی دیوان محمدی صفحہ 251 پر سرائیکی زبان میں لکھتا ہے۔

''احمد احد کوڈوں نہ کر

من گھن چراو چون نہ کر

چپ کر، اتاں ہاں ہوں نہ کر''

یعنی احمد (رسول اللہ) اور احد (اللہ) کو دو نہ کرو، دونوں کو الگ الگ ہستیاں نہ سمجھو۔چوں چراں، ہوں ہاں نہ کرو خاموشی سے اس عقیدے کو تسلیم کرو۔وہی عیسائیوں کا عقیدہ کہ اللہ اور عیسیٰ علیہ السلام کو الگ الگ نہ سمجھو یہ دونوں مل کر ایک خدا بنتے ہیں۔

....

حوالہ نمبر۱۶ حدائق بخشش صفحہ 134 پر احمد رضا خان شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی تعریف کرتے لکھتے ہیں۔

''احد سے احمد کو اور احمد سے تجھ کو

کُن اور سب کن مکن حاصل ہے یاغوث''

یعنی خدائی اختیارات اللہ سے رسول کو منتقل ہوئے اور رسول سے شیخ عبدالقادر جیلانی کو منتقل ہوئے۔عیسائی چونکہ تین خداؤں اللہ، عیسیٰ اور مریم کے قائل ہیں اور تینوں کو ملا کر ایک معبود سمجھتے ہیں دیوان محمدی کے مصنف محمد یار فریدی بریلوی چونکہ دو خداؤں اللہ اور رسول کے قائل تھے لہذا عیسائیوں کے ساتھ برابری نہیں ہوسکتی تھی۔ملت بریلویہ کے بانی اعلیٰ حضرت احمد رضا خان نے شیخ عبدالقادر جیلانی کو بھی خدائی میں شریک کر کے شرک میں عیسائیوں کی برتری کو ختم کر دیا۔اور ان کو غوث اعظم (سب سے بڑے فریادرس) کا لقب دیکر ملت بریلویہ کی اس غلط فہمی کا بھی ازالہ کر دیا کہ وہ تیسرے نمبر پر ہونے کے باوجود لوگوں کے مددگار رہونے اور فریادرس ہونے میں اللہ اور رسول

سے کم تر نہیں ہیں۔ چنانچہ اس مفہوم کی تائید احمد رضا خان کے اس جملے سے بھی ہوتی ہے۔

حوالہ نمبر ۱۷ جو ملفوظات جلد 1 صفحہ 115 پر ہے

''بغیر غوث کے آسمان وزمین قائم نہیں رہ سکتے،،

جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ زمین وآسمان کو تھامنے والا صرف اللہ ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے[ومن ایٰاتہ ان تقوم السمآء والارض بامرہ (الروم ۲۵) اور اس (اللہ) کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں] لیکن اعلیٰ حضرت کہتے ہیں بغیر غوث کی مدد کے اللہ آسمان وزمین کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ یہ خالص شرک ہے۔

....

حوالہ نمبر ۱۸ الامن والعلیٰ صفحہ 123 مصنف احمد رضا خان: ملنے کا پتہ نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

''آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک حضور سید غوث اعظم پر سلام نہ کرے،،

آفتاب کا غوث اعظم کو سلام کرنا تو وحی سے معلوم ہوسکتا ہے کیا احمد رضا خان پر وحی آتی تھی؟ اگر نہیں تو کیا یہ جھوٹ نہیں؟ بریلوی جواب دیں۔

....

حوالہ نمبر ۱۹ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ صفحہ 3 شائع شدہ1958

''اسی طرح ایک اور صاحب حاضر خدمت ہوئے بیس پچیس سال کے خوبرو جوان تھے.................حضرت نے فرمایا کہو

لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ۔ لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ۔'' (یہ بیداری کا واقعہ ہے کوئی خواب نہیں)

بریلویوں کا پیر کونسا کلمہ پڑھوا رہا ہے؟ کیا اسلام کا کلمہ یہ ہے یا یہ کلمہ کفر ہے؟

....

حوالہ نمبر ۲۰ ملفوظات صفحہ 142 احمد رضا خان بریلوی

''جب ان (برکات احمد) کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت قبر میں اترا مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی۔ ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور ﷺ سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لے جاتے ہیں عرض کی یارسول اللہ: حضور کہاں تشریف لے جاتے ہیں فرمایا: برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔ الحمد للہ یہ جنازہ میں نے پڑھایا۔''

اس عبارت میں احمد رضا خان نے کتنی گستاخی کی کہ فخر سے کہہ رہا ہے کہ حضور نے نماز جنازہ پڑھی اور میں نے یہ نماز جنازہ پڑھائی یعنی میں امام اور حضور میرے مقتدی تھے۔ معاذ اللہ حضور تو امام الانبیاء ہیں شب معراج میں آپ کی موجودگی میں کوئی پیغمبر امام نہ بنے۔ ابرہیم ،اسماعیل ،نوح ،آدم علیہم السلام جو پیغمبر ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے آباء واجداد بھی ہیں وہ تو حضور کی موجودگی میں امام نہیں بنے

حضورامام بنےلیکن اعلیٰ حضرت کہتے ہیں کہ الحمدللہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا یعنی میں آپ ﷺ کا امام بنا۔انف فی السماء واِستٌ فی السماء ۔دوسری گستاخی یہ کی کہ برکات احمد کی قبر کی خوشبو کو روضہ اطہر کی خوشبو کا مثل قرار دیا۔کیا حضور کی خوشبو کی طرح کسی کی خوشبو ہوسکتی ہے؟ ہم تو ہرگز اس کے قائل نہیں۔

....

حوالہ نمبر۲۱ حدائق بخشش جلد 1 صفحہ 156 مصنف احمد رضا خان

بریلویوں کی مشہور من گھڑت درود وسلام جو یہ جمعہ کی نماز کے بعد پڑھتے ہیں اسکے ایک شعر میں اعلیٰ حضرت حضور کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''کثرت بعد قلت پہ اکثر درود　　　عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام''

یعنی رسول اللہ ﷺ معاذ اللہ پہلے ذلت میں تھے بعد میں مسلمانوں کی تعداد بڑھنے سے عزت ملی۔کیا رسول اللہ ابتدائے اسلام میں ذلیل تھے؟ معاذ اللہ ہرگز نہیں۔کیا یہ پیغمبر کی گستاخی نہیں؟ کیا عشق رسول اس کو کہتے ہیں؟

....

حوالہ نمبر۲۲ ملفوظات صفحہ 176۔احمد رضا خان بریلوی

''انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی کرتے ہیں۔''

حدیث میں آتا ہے[الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون　انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔]احمد رضا خان نے نماز کا لفظ کاٹ کر بیویوں سے شب باشی کرنا لگا دیا۔کیا بریلوی حضرات یہ بات قرآن وسنت سے ثابت کر سکتے ہیں؟

''ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں،،کا جملہ ازواج مطہرات کی بھی توہین ہے اور انبیاء کی بھی کیونکہ اس میں غیر کی مداخلت کا تصور ذہن میں ابھرتا ہے جبکہ میاں بیوی کی ہمبستری میں کوئی تیسرا شخص مداخل ہونا انتہائی معیوب سمجھا جاتا ہے۔اگر کوئی یہ کہہ دے کہ احمد رضا خان پر ہررات اس کی بیوی اس کے کمرے میں پیش کی جاتی تھی　تو کیا بریلوی اس بات کو اچھا سمجھیں گے؟ احمد رضا حان نے جھوٹ بولا اور وہ بھی ہتک آمیز۔

....

حوالہ نمبر۲۳ مقیاس حنفیت صفحہ 282۔عمر اچھروی بریلوی

''حضور ﷺ زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر ناظر ہوتے ہیں۔''

حاضر کا معنی موجود اور ناظر کا معنی دیکھنے والا۔اگر یہ کہہ دیا جائے کہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی اپنے بیٹے اور بہو کے جفت ہونے کے وقت وہاں موجود ہوکر ان کو دیکھتے ہیں تو کیا بریلوی اس بات کو برداشت کرینگے اور اس کو احمد رضا خان کی حیاء کے خلاف نہیں سمجھیں گے؟ اگر کسی شخص کے بارے میں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ اپنے پڑوسی کو بیوی سے ہمبستری کے وقت جھانک کر دیکھتا ہے تو کیا وہ آدمی مجرم

نہیں ہوگا؟

صحابہ تو کہتے ہیں کہ حضورﷺ کنواری پردہ نشین لڑکیوں سے بھی زیادہ باحیا تھے۔لیکن عمرا چھروی بریلوی ، نبی علیہ السلام کو بے حیا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔کیا بریلوی یہ بات قرآن ،حدیث یا کسی صحابی کے قول سے ثابت کر سکتے ہیں؟اگر نہیں تو عمرا چھروی کو گستاخ کیوں نہیں کہتے؟ کیا گستاخی اور کفر کے فتوے ان کے ہاں صرف غیروں کے لئے مختص ہیں؟

....

حوالہ نمبر۲۴ ترجمہ قرآن کنزالایمان۔احمد رضا خان نے سورت ضحیٰ میں وو جدك ضالا فهدى کا ترجمہ یہ کیا ہے

''اور تمہیں (اے پیغمبر) اپنی محبت میں خودرفتہ پایا،،

خودرفتہ پاگل کو کہتے ہیں۔سورۃ یوسف میں زلیخا کے بارے آیت نمبر 30 میں ہے انا لنراها فى ضلال مبين یعنی جب زلیخا نے یوسف علیہ السلام سے اپنے ساتھ گناہ کروانا چاہا اور یوسف علیہ السلام کمرے سے بھاگ گئے اور یہ خبر مصر میں مشہور ہوگئی تو مصر کی عورتوں نے زلیخا کے بارے میں کہا انا لنراها فى ضلال مبين اس کا ترجمہ کنزالایمان میں احمد رضا خان نے یہ کیا ہے''ہم تو اسے صریح خودرفتہ پاتے ہیں،،اب بدکاری کا ارادہ کرنے والی عورت کیلئے ضلال کا جو ترجمہ کیا ہے وہی ترجمہ سورۃ ضحیٰ میں نبی علیہ السلام کے لئے بھی کیا ہے۔کیا یہ توہین رسالت نہیں؟

....

حوالہ نمبر۲۵ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے لولاك لما خلقت الافلاك (حدیث) اگر رسول اللہﷺ نہ ہوتے تو دنیا میں کچھ نہ ہوتا۔لیکن احمد یار خان گجراتی اپنے رسائل نعیمیہ (شائع شدہ نعیمی کتب خانہ گجرات) میں ایک رسالہ اسرارالاحکام صفحہ 379 پر لکھتا ہے

''شیطان دنیا کا معمار ہے اگر یہ نہ ہوتا تو دنیا میں کچھ نہ ہوتا،،

جومقام ومرتبہ اللہ نے رسول اللہﷺ کو دیا تھا وہ احمد یار خان گجراتی نعیمی بریلوی نے شیطان لعین کو دے دیا۔اس سے بڑھ کر گستاخی رسول کیا ہوگی؟ کیا دیگر بریلوی علماء اس کو گستاخ رسول کہنے کی جرات کرلیں گے؟میرے خیال میں یہ لوگ رسول کریمﷺ کی گستاخی برداشت کرلیں گے لیکن احمد یار خان کو گستاخ رسول کہہ کر اس کی گستاخی نہیں کرینگے۔

حوالہ نمبر۲۶ یہی بات احمد یار خان گجراتی بریلوی اپنی تفسیر نعیمی صفحہ 248 پر پھر دہراتا ہے

''اگر شیطان نہ ہوتا تو دنیا اور دین میں کچھ بھی نہ ہوتا،،

یعنی دنیا اور دین دونوں شیطان کی بدولت ہے۔کیا تمام بریلوی علماء کا یہی عقیدہ ہے جس کی بنا پر وہ دنیا میں عشق رسول کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ کس آیت یا حدیث کا ترجمہ ہے یا عقائد کی کس کتاب سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں؟اگر جواب نفی میں ہے تو گستاخ رسول کا فتوی کیوں نہیں لگاتے؟؟عوام ضرور یہ بات ان سے پوچھیں۔

....

حوالہ نمبر ۲۷ تفسیر نعیمی جلد 7 صفحہ 606۔احمد یار خان گجراتی ۔مکتبہ اسلامیہ لاہور سے شائع ہوئی۔

''ایک درخت میں ایک قسم کے پھل لگتے ہیں آم کے درخت میں کیلا نہیں لگتا ہر شاخ ہر گدے پر آم ہی ہوتے ہیں مگر انسان میں رب نے یہ کمال دکھایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ایک ہیں مگر ان کی اولاد مومن بھی ہیں کافر بھی ،مشرک بھی ،منافق بھی۔پھر مومنوں میں اولیاء بھی ہیں انبیاء بھی حضور محمد مصطفیٰ بھی۔گویا ایک درخت میں ایسے مختلف پھل لگائے کہ اسی میں فرعون بھی ہے اسی میں موسی علیہ السلام ،اسی میں ابوجہل ہے اسی میں حضور محمد مصطفی ﷺ۔''

اس عبارت میں فرعون اور موسی ،ابوجہل اور رسول اللہ ﷺ کو ایک درخت کے دو پھل کہا ہے۔اگر کوئی یہ کہہ دے کہ احمد رضا خان بریلوی اور غلام احمد قادیانی ایک درخت کے دو پھل ہیں یا احمد یار خان گجراتی اور سلمان رشدی ایک درخت کے دو پھل ہیں تو کیا بریلوی اس کو گوارا کرینگے؟

....

حوالہ نمبر ۲۸ فتاوی افریقہ صفحہ 113۔مصنف احمد رضا خان بریلوی

''حضور پرنور ﷺ مع اپنی جمیع صفات جمال وجلال وکمال وافضال کے ان یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی میں متجلی ہیں،،

تمام امت اسلامیہ کا عقیدہ ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ افضل الرسل ہیں آپ کی صفات وکمال وفضائل میں کوئی ایک نبی بھی آپ کے برابر نہیں۔آپ کی جملہ صفات کسی پیغمبر یا فرشتہ میں موجود نہیں ۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

لیکن احمد رضا خان آپ ﷺ کی تمام صفات جمال یعنی حسن ،جلال اور تمام کمالات اور فضلتیں آپ ﷺ کے امتی شیخ عبدالقادر جیلانی میں مانتے ہیں جمیع میں وہ فضائل وکمالات وصفات بھی داخل ہیں جو پیغمبر کے ساتھ خاص ہیں۔اس لئے ہم کہتے ہیں کہ بریلوی جب شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کے برابر قرار دیتے ہیں اور رسول اللہ کو خدا کے درجے پر رکھتے ہیں ان کے ہاں رب تعالی ،رسول اللہ ﷺ ،اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے مقام ومرتبہ میں کوئی واضح حد بندی نہیں ہے یہ عبد کو معبود اور معبود کو عبد کے برابر قرار دیتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے مقام ومرتبہ کے بارے میں یہ ایسے حیران وسرگرداں ہیں جیسے عیسائی اللہ ،عیسیٰ ،اور مریم کے درمیان فرق کرنے میں سرگرداں ہیں کہ ایک کو تین اور تین کو ایک کہتے ہیں عیسیٰ کو خدا بھی کہتے ہیں اور کافروں کے ہاتھوں مصلوب (سولی لٹکایا گیا) بھی۔کیا بندے خدا کو سولی پر لٹکا سکتے ہیں؟

....

حوالہ نمبر ۲۹ حدائق بخشش صفحہ 199 احمد رضا خان بریلوی لکھتا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد پھر سے رسالت کا آغاز ہوگا اور وہ نیا پیغمبر شیخ عبدالقادر کے تابع ہوگا۔

''انجام وے آغاز رسالت باشد

اینک گوہم تابع عبدالقادر''

یعنی ان (شیخ عبدالقادر) کے انجام تک پہنچنے پر رسالت کا آغاز ہوگا اور میں یہ کہتا ہوں کہ وہ نیا پیغمبر عبدالقادر کے تابع ہوگا۔اس فارسی شعر میں احمد رضا خان بریلوی نے شیخ عبدالقادر جیلانی کی شان میں انتہائی غلو کرنے کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کا انکار کیا ہے کہ نبوت کا سلسلہ بند نہیں ہے۔شیخ عبدالقادر جیلانی کے بعد پھر سے شروع ہے۔ختم نبوت کا انکار کفر ہے۔

....

حوالہ نمبر۳۰ احمد رضا خان بریلوی، مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ملعون کے بھائی غلام قادر کے شاگرد ہیں۔المیز ان کا خصوصی شمارہ جو احمد رضا خان کی حیات پر شائع کیا گیا، نام....المیز ان احمد رضا نمبر صفحہ 340

''آپ (احمد رضا خان) نے صرف ونحو کی کتابیں مرزا غلام قادر بیگ سے پڑھیں،،

اسی کتاب صفحہ 70 میں مرزائیوں کی مسجد کی تصویر دی گئی ہے اور ساتھ لکھا ہے کہ احمد رضا خان اس مسجد میں سال میں دو بار بیان بھی کرتے تھے مسجد کا نام و پتہ بھی درج ہے: شاہی اکبری مسجد المشہو ر مرزائی مسجد محلّہ گھیر جعفر خان بریلوی۔

....

حوالہ نمبر۳۱ احکام شریعت صفحہ 21۔مصنف اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی

اس کے مقدمے میں احمد رضا خان کے سوانح حیات ذکر ہے اس میں بھی لکھا ہے

''اس کے بعد صرف ونحو کی کتابیں مولانا غلام قادر بیگ سے پڑھیں،،

....

حوالہ نمبر۳۲ وصایا شریف احمد رضا خان صفحہ 10 (مکتبہ حسنی بریلوی)

احمد رضا خان نے اپنی موت سے 2 گھنٹے 17 منٹ پہلے اپنے بیٹوں کو بلا کر وصیتیں لکھوائی تھیں ان میں ایک وصیت یہ درج ہے۔

''رضا حسین حسنین: اور تم سب محبت و اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑ و اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔''

یعنی شریعت پر عمل کرنا ممکن ہوتو کرو جہاں مشکل ہو یا میرے مذہب سے شریعت کا ٹکراؤ ہونے کی بناء پر دونوں پر عمل ممکن نہ ہوتو اتباع شریعت چھوڑ و اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے (نہ کہ دین اسلام جو قرآن، حدیث اور فقہ سے ظاہر ہے) پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض مثلاً توحید باری تعالیٰ، سنت رسول اللہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ سے اہم فرض ہے۔اعلیٰ حضرت کی کتابوں سے شرک، کفر، توہینِ خدا، توہین رسالت اور بدعات ثابت ہیں جو آپ ملاحظہ کر رہے ہیں ان پر قائم رہنا بریلویوں کیلئے ہر فرض سے اہم فرض ہے۔اور وہ یہ فرض نبھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کی مذکورہ بالا عبارت سے یہی مفہوم ہی نکلتا ہے جو بیان کیا گیا۔کیونکہ ''شریعت'' کو ذکر کرنے کے متصل بعد حرف عطف کے ساتھ ''میرا دین و مذہب'' ذکر کرنا اس کی دلیل ہے کہ اعلیٰ حضرت کے ہاں شریعت کا مفہوم اور ہے اور ''میرا دین و مذہب'' کا مفہوم

اور۔ کہ تقابل اور حرف عطف کا تغایر یہی چاہتا ہے۔ دونوں کا مصداق ایک نہیں ہے۔ ''جو میری کتب سے ظاہر ہے'' کے جملے سے اس کی مزید تائید ہوتی ہے جس کے بعد کسی تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ ''میرا دین ومذہب'' سے مراد اگر شریعت یا دین اسلام ہوتا تو جملہ یوں ہوتا''''میرا دین ومذہب جو قرآن، سنّت، اجماع امت اور فقہ حنفی کی کتابوں سے ظاہر ہے، یا اسلاف سے ثابت ہے'' لیکن عبارت کا جملہ ہے''اور میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے''

پھر اتباع شریعت کو حتی الامکان کے درجے میں رکھنا اور اپنے دین ومذہب پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض قرار دینا بھی دونوں کے الگ الگ ہونے پر بڑی دلیل ہے۔ نیز بریلویوں کا عمل بھی اس کی دلیل ہے کہ جہاں شریعت کے صریح نصوص کا بھی احمد رضا خان کے باطل عقائد اور بدعات کے ساتھ تعارض اور ٹکراؤ ہو وہاں یہ لوگ صریح نصوص کو چھوڑ کر یا توڑ مروڑ کر رضا خانی عقیدہ وعمل کو اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً انمــاانا بشر ،وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو، قل لا املك لنفسى نفعاً و لا ضــرّا الّا ماشآ ء الله، ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخيروما مسّنى السّوء، لاادرى ما يفعل بى ولا بكم ۔

ان آیات میں صاف صاف لکھا ہے کہ پیغمبر بشر ہیں، غیب صرف اللہ جانتا ہے، رسول اللہ ﷺ غیب کی تمام باتیں نہیں جانتے، پیغمبر ہر چیز کا مالک ومختار نہیں، اپنے نفع ونقصان کا بھی مالک نہیں۔ لیکن احمد رضا خان کی کتابوں سے اس کے خلاف ثابت ہے۔ اس لئے بریلوی اتباع نصوص کو چھوڑ کر رضا خانی دین ومذہب جو اس کی کتابوں سے ثابت ہے پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ عید میلاد النبی جو اس دور کی عظیم بدعت ہے کے جلسے اور جلوس کے دوران نماز کا وقت ہو جائے تو اس کو چھوڑ کر میلاد کے جلسے میں مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔ بریلویوں کا اپنے باطل عقائد وبدعات کو ثابت کرنے جو طرز استدلال ہے اس سے بہتر تو غلام احمد قادیانی کا اجراء نبوت اور ممات مسیح کو ثابت کرنے کا طرز استدلال ہے تو کیا صریح نصوص کے مقابلے میں مرزا قادیانی کے دلائل بھی مان لئے جائیں؟

....

حوالہ نمبر ۳۳ حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی صفحہ 152، مصنف پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (سیالکوٹ سے چھپی ہے)

"مولانا بریلوی تلمیذ رحمان تھے"

یہاں پر بریلویوں نے احمد رضا خان کو اللہ کا شاگرد بنایا۔ اللہ کے شاگرد تو انبیاء ہوتے ہیں کہ ان کو علم براہِ راست اللہ سے بذریعہ وحی حاصل ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بریلوی لوگ اعلیٰ حضرت کو پیغمبر تسلیم کرتے ہیں۔ اس گمان کو اس سے بھی تقویت ملتی ہے کہ

حوالہ نمبر ۳۴ المیزان امام احمد رضا نمبر صفحہ 248 پر بریلویوں نے اعلیٰ حضرت کے بارے میں لکھا ہے:۔

"اعلیٰ حضرت کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا اور زبان وقلم نقطہ بھر خطا کرے اس کو ناممکن بنا دیا"

زبان وقلم کی غلطی سے معصوم صرف انبیاء ہوتے ہیں۔ احمد رضا خان کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کی زبان وقلم سے نقطہ برابر بھی خطاء ہونا ناممکن ہے، کیا اس کو پیغمبر کے مقام پر بٹھانا نہیں ہے؟

حوالہ نمبر ۳۵ احکام شریعت کے مقدمے میں عنوان لکھا ہے

"اعلیٰ حضرت کا لغزشوں سے محفوظ رہنا"۔

اس عنوان میں بھی اعلیٰ حضرت کو منصب نبوت پر بٹھایا گیا ہے۔ جیسے شیعہ اپنے اماموں کو منصب نبوت پر بٹھاتے ہیں اور اسی لئے احمد رضا خان کے نام کے ساتھ امام لگاتے ہیں۔ دونوں کا عقیدہ قریب قریب ہے۔

....

حوالہ نمبر ٣٦ تفسیر نور العرفان صفحہ 189 احمد یار خان گجراتی قادیانیوں کو مسلمان کہتا ہے۔

'' اس سے معلوم ہوا کہ قادیانی، چکڑالوی وغیرہ قومی مسلمان ہیں۔''

ان مذکورہ بالا حوالوں سے ختم نبوت کا انکار ثابت ہوتا ہے، جب کہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جس کی بناء پر مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔

....

حوالہ نمبر ٣٧ تفسیر نعیمی پارہ 16 جلد 16 صفحہ 110 مصنف مفتی اقتدار احمد خان نعیمی بریلوی (نعیمی کتب خانہ گجرات) [اقتدار احمد خان، احمد یار خان گجراتی بریلوی کا بیٹا ہے]

"اور یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ نماز والا اور درودِ ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں، نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے"

حوالہ نمبر ٣٨ تفسیر نور العرفان صفحہ 680 مفتی احمد یار خان گجراتی

''غرض یہ کہ درودِ ابراہیمی نماز کے اندر کامل ہے لیکن نماز کے باہر غیر کامل کہ اس میں سلام نہیں''

احمد یار خان درودِ ابراہیمی کو ناقص قرار دے رہا ہے اور اس کا بیٹا ایک قدم آگے بڑھ کر اس کے پڑھنے کو ناجائز اور گناہ بتلا رہا ہے۔ کیا بریلوی علماء ہمت کر کے یہ مسئلہ کسی صحابی، محدث، فقیہ سے دکھا سکتے ہیں؟ فقہ حنفی، فقہ مالکی، فقہ شافعی، حنبلی، اہل ظواہر غرض دنیا بھر کے کسی کتاب میں دکھا سکتے ہیں کہ درود ابراہیمی پڑھنے والے کو گناہ ملے گا؟ دیوبندی تمہارا گھڑا ہوا درود نہیں پڑھتے تو تم ان کو درود کا منکر کہتے ہو جبکہ خود اس درود کا انکار کرتے ہو جو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے پوچھنے پر بتایا۔ لوگو! درود کا منکر کون ہوا؟

بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ میں متعدد مقامات پر یہ حدیث ہے کہ جب ان اللہ و ملائکته یصلون علی النبی یا ایھاالذین اٰمنوا صلوا علیه و سلموا تسلیماً ۔ آیت نازل ہوئی تو صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ سلام کرنا تو ہم جانتے ہیں لیکن آپ پر درود کس طرح پڑھیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کہو

اللھم صل علی محمد و علیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انك حمید مجید.اللھم بارك علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انك حمید مجید. رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ یہ درود پڑھو۔ احمد یار خان اور اس کا بیٹا اقتدار احمد خان کہتے ہیں یہ نہ پڑھو گناہ ہوگا، یہ ناجائز ہے یہ نامکمل ہے۔ ہم نے جو درود بنایا ہے وہ

پڑھوالصلوۃ والسلام علیك یا رسول الله وعلیٰ الك واصحابك یا حبیب الله . یہ ہے پیغمبر کے حکم اور صحابہ ؓ سمیت پوری امت مسلمہ کے عمل سے انکار اور پیغمبر ﷺ کا مقابلہ، اور پیغمبر کی شریعت کے متوازی دوسری شریعت بنا کر لوگوں کو اس پر لگا دینا۔ پھر بھی یہ پکے عاشقِ رسول اور دوسرے بیچارے جو انکی شریعت کو نہ مانیں وہ گستاخ رسول ہیں۔

اگر ذرا غور کرو تو ان کی اس اصطلاح ''عاشق رسول'' اور ''گستاخ رسول'' میں رسول سے مراد غالباً اعلیٰ حضرت احمد رضا خان ہیں کہ جو اس کے دین کو مانے (جس کے بارے میں اس نے وصیت کی ہے کہ اتباع شریعت حتی الامکان نہ چھوڑو اور میرا دین جو میری کتب سے ظاہر ہے (نہ کہ خدا کا دین جو قرآن و حدیث وفقہ کی کتابوں سے ظاہر ہے) اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض (مثلاً نماز روزہ حج وغیرہ) سے اہم فرض ہے) وہ عاشق رسول ہے اور جو اس کو مسترد کر دے وہ گستاخ رسول ہے۔

....

حوالہ نمبر ۳۹ شجرہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ ایک چھوٹا سا کتابچہ ہے جس کو احمد رضا خان بریلوی کے پوتے اختر رضا خان نے چھپوایا ہے اس شجرہ میں 52 درود غیر نبی پر ہیں جن میں نمونے کے طور پر چند درج ذیل ہیں:۔

"اللھم صل وسلم و بارك علیه و علی السید الشاہ ابی الفضل شمس الملة والدّین اٰل احمد اچھے میاں رضی الله تعالیٰ عنه"

احمد رضا خان بریلوی پر درود صفحہ 13۔ اللھم صل وسلم و بارك علیه و علیھم وعلی المولی الھمام امام اھل السنة مجدد الشریعة العاطرة مؤید الملة الطاھرة حضرت شیخ احمد رضا خان رضی الله عنه بالرضی السرمدی۔

احمد رضا خان کے بیٹے حامد رضا خان پر درود صفحہ 13۔ اللھم صل وسلم و بارك علیه وعلیھم جمیعاو علی الشیخ حجةالاسلام مولانا حامد رضا خان رضی الله عنه۔

احمد رضا خان کے دوسرے بیٹے مصطفیٰ رضا خان پر درود صفحہ 13۔ اللھم صلّ وسلم و بارك علیه و علیھم جمیعاً و علی الشیخ زھدة الاتقیاء المفتی الاعظم بالھند مولانا محمد مصطفی خان القادری رضی الله عنه۔

احمد رضا خان کے تیسرے بیٹے ابرہیم رضا قادری پر درود صفحہ 14۔ اللھم صلّ وسلم وبارك علیه و علیھم جمیعا و علی الشیخ المفسر الاعظم مولانا ابراھیم رضا القادری رضی الله تعالی عنه۔

اس کتابچے کے مصنف اختر رضا خان اپنے منہ میاں مٹھو بن کر اپنے پر درود پڑھوا رہے ہیں صفحہ 16۔ اللھم صل وسلم و بارك علیه و علیھم جمیعا وعلی عبدك الفقیر محمد اختر رضا خان الازھری القادری غفرله ولوالدیه۔

حضرات! درود پیغمبر پر پڑھا جاتا ہے اور ضمناً آپ کی آل اور صحابہ پر بھی درود پڑھا جاتا ہے، یہ تو آپ نے بارہا پڑھا اور سنا ہوگا الصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلی اله وصحبه اجمعین۔ لیکن آپ نے کسی صحابی پر، امام اور بزرگ پر بھی مستقل درود نہ پڑھا ہوگا اور نہ سنا ہوگا، مثلاً اللھم صلّ وسلم علی ابی بکر رضی الله عنه ،اللھم صلّ وسلم علی عمررضی الله عنه، اللھم صلّ وسلم علی عثمان رضی الله عنه ، اللھم صل وسلم علی علی المرتضیٰ، اللھم صل وسلم علی الامام ابی حنیفة۔ اللھم

صل و سلم علی الامام مالك۔

یہ درود بھی آپ نے پڑھے ہونگے نہ کسی سے سنے ہوں گے چہ جائیکہ کسی اور پر درود پڑھا جائے ،لیکن بریلویوں نے پیغمبر کے بتائے ہوئے درود ابرا ہیمی کو مسترد کر کے نئے درود ایجاد کر لیے ہیں جن میں اپنے لئے بھی اچھا خاصا حصہ رکھا ہے اور رضا خان فیملی کے افراد میں سے ہر ایک کے لئے نام بنام درود بنائے گئے ہیں جو آپ نے ملاحظہ کر لئے۔ درود ابرا ہیمی کے بالمقابل ایک وہ درود بنایا ہے جو روزانہ کے لئے ہے اوراس کواذان سے پہلے پڑھتے ہیں دوسرادرود ہفتہ وار پڑھنے کے لئے گھڑا ہے ۔ مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ...شمع بزم رسالت پہ لاکھوں سلام ۔۔۔اس درود میں توہین رسالت پر مبنی ایک شعر ہے جسے اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے لیکن بریلوی علماء نے اس کو چھپا کر رکھا ہے اس کو لاؤڈ سپیکر پر نہیں پڑھتے کہ کہیں احمد رضا خان پر کفر کا فتویٰ اور ہم پر توہین رسالت کا مقدمہ نہ ہو جائے وہ شعر یہ ہے ۔

کثرت بعد قلت پہ اکثر درود　　　عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ جیسے درود پیغمبروں سے ساتھ خاص ہے رضی اللہ عنہ کے الفاظ صرف صحابہ کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور یہ الفاظ کسی نام کے ساتھ مذکور ہوں تو اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ کسی صحابی رسول کا نام ہے لیکن بریلویوں نے یہ الفاظ بھی اپنے اکابر کے نام کے ساتھ ذکر کر کے ان کو پیغمبر اور صحابہ جیسے مقدس بنانے کی ناکام کوشش کی ہے۔

اس کے باوجود یہ عاشق رسول ہیں اور دیگر دنیائے عرب وعجم کے سارے مسلمان گستاخ رسول ہیں۔ فیاللعجب!

'یہ شجرہ احمد رضا خان کے بیٹے ریحان رضا خان قادری نے بھی چھاپا تھا اس میں بھی یہ سارے درود موجود ہیں۔مزید یہ کہ اس حضرت نے بھی اپنے نام کا ایک درود اس میں شامل کیا ہے۔اختر رضا خان کے اس شجرہ کو کراچی کے شاہ تراب الحق قادری نے بھی شائع کیا ہے۔ اس میں بھی وہ سارے درود موجود ہیں۔ درود ابرا ہیمی کا پڑھنا تو ان کے ہاں گناہ ہوا اور ان درودوں کو پڑھنا ثواب ہوگا تب تو اس کو لکھ کر بار بار شائع کر رہے ہیں۔ پھر دیوبندیوں کو بدنام کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ یہ درود نہیں مانتے۔ واقعی ہم اِن درودوں کو قطعاً نہیں مانتے۔ پیغمبر کا بتلایا ہوا درود ابرا ہیمی مانتے بھی ہیں اور پڑھتے بھی ہیں۔

....

حوالہ نمبر۴۰ حدائق بخشش صفحہ 132 میں احمد رضا خان نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو انبیاء اور حضورﷺ سے بھی بڑھا کر پیش کیا ہے، لکھا ہے ۔

''ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں　　　وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث''

یعنی اے عبدالقادر! اولیاء، انبیاء کو چاہیئے کہ آئیں بلکہ خود حضورﷺ آئیں اور آپ کی محفل میں بیٹھ کر آپ کے وعظ سے مستفید ہوں (معاذ اللہ)۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ دنیا کے بڑے سے بڑا ولی اور بزرگ کسی ادنیٰ صحابی کے برابر نہیں ہیں اور کوئی ولی کوئی صحابی کسی پیغمبر کے برابر نہیں اور کوئی پیغمبر ہمارے پیغمبرﷺ کے برابر نہیں۔انبیاء اور حضورﷺ کو شیخ عبدالقادر جیلانی کی محفل وعظ میں آنے کی کیا ضرورت ہے۔کیا علم وحکمت اور تزکیہ نفس حضورﷺ سے عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس آیا ہے یا عبدالقادر جیلانیؒ سے حضورﷺ کی طرف منتقل ہو رہا

ہے کہ آپ ﷺ اس کے حصول کے لئے عبدالقادر جیلانیؒ کی محفل میں آئیں؟ کیا یہ تمام انبیاء اور حضور ﷺ کی گستاخی نہیں؟ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ بریلویوں کے ہاں نبی، ولی اور اللہ کی ذات کے درمیان کوئی واضح حد بندی نہیں ہے اس لئے ایک کو دوسرے کے مقام پر بٹھا دیتے ہیں۔اور گستاخی و شرک کے مرتکب بنتے ہیں ،جیسے ان کے ہاں سنت و بدعت میں کوئی فرق نہیں ہے۔

....

حوالہ نمبر ۴۱ فتاوٰی افریقہ صفحہ 59 مصنف احمد رضا خان۔شائع کردہ: برکاتی پبلشرز کھارادر کراچی۔

''تھا تمہارا دوشِ اطہر زینہء پائے پیغمبر   جب گئے عرش بریں پر المدد یا عبدالقادر''

یعنی جب نبی علیہ السلام معراج کی رات عرش پر گئے تو شیخ عبدالقادر جیلانی کا کندھا نبی علیہ السلام کو اوپر پہنچانے کے لئے زینہ بنا۔

حوالہ نمبر ۴۲ یہی بات احمد رضا خان نے عرفانِ شریعت صفحہ 87 پر بھی کہی ہے۔یعنی جب شیخ عبدالقادر آسمانوں پر نبی علیہ السلام کی مدد کر سکتے ہیں اور نبی علیہ السلام بھی آپ کی مدد کے محتاج ہیں تو ہم بھی اللہ کو چھوڑ کر شیخ عبدالقادرؒ کو مدد کے لئے پکاریں گے۔اس شعر میں شیخ عبدلقادر جیلانیؒ کو خدائی قوت کے حامل ہونے کے ساتھ پیغمبر کو ان کے محتاج بنا کر پیش کیا ہے جو شرک ہونے کے ساتھ گستاخی رسول بھی ہیں۔

عبدالقادر جیلانی تو نبی علیہ السلام کے انتقال سے ۳۷۰ سال بعد پیدا ہوئے ہیں لیکن احمد رضا خان انکو واجب الوجود سمجھتے ہیں (واجب الوجود اس کو کہتے ہیں جس کا ہر زمانے میں موجود ہونا ضروری ہو یعنی وہ ازل سے ابد تک رہے کبھی فنا نہ ہو۔یہ صفت صرف اللہ کی ہے جو کسی اور کو واجب الوجود سمجھے وہ پکّا مشرک ہے) جیسے روافض حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی پیدائش سے پہلے نوح، یونس، زکریا، یوسف علیہم الصلوۃ والسلام وغیرہ انبیاء کے لئے حاجت روا، مشکل کشا سمجھتے ہیں ان کے اشعار ہیں۔

رسولوں کی ہوئی حاجت روائی   علی نے نوح کی، کی ناخدائی
نہ کرتا گر علی مشکل کشائی   نہ پاتا چاہ سے یوسف رہائی
کمک یونس کی کی دریا کے اندر   دیا ادریس کو جنت میں منظر
کیا یعقوب کو یوسف سے آگاہ   دوا ایوب کے زخموں کی، کی واہ
عطا کی خضر کو الیاس کو راہ   ہویدا، آب حیواں کا کیا چاہ
علی سے لوط نے کی استعانت   علی نے کی عیاں اس کی امانت
جب ابراہیم کی چاہی اعانت   علی نے کی علی نے کی اعانت
علی کا معجزہ ایک اک ہے نادر   علی کی ذات ہے ہر چیز پہ قادر

....

اللہ کی طرف سے ہے مشکل کشا علی   ہے جملہ کائنات کا حاجت روا علی

ہرامر میں ہے قدرت رب علی | کیونکر کہے نہ قوم نصیری علی
رکھتے ہیں اختیار فنا و بقا علی | مثل نبی ہیں حاکم ارض وسما علی
خلقت علی ولی کی ہے آدم سے پیشتر | لکھا ہے حق نے نام علی آپ عرش پر
ہر اک نبی کے واسطے حیدر ہوئے سپر | احسان مرتضی سے بچا کون سا بشر

اگر شیعہ حضرت علی کے بارے میں اس عقیدے کی وجہ سے مشرک ٹھہرتے ہیں تو احمد رضا خان اور اس کا ٹولہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں اس عقیدے کی وجہ سے مشرک کیوں نہیں بنے گا۔ دونوں عقیدوں میں فرق کیا ہے؟ شیعوں کے عقیدے کے مطابق تو علی نے زمین پر انبیاء کی مدد کی اور بریلویوں کے عقیدے کے مطابق شیخ عبدالقادر نے آسمانوں پر نبی علیہ السلام کی مدد کی تو کیا یہ روافض کے شرک سے بڑا شرک نہیں ہے؟ اگر بالفرض عبدالقادر جیلانی نے آپ ﷺ کو شب معراج میں کندھا دیا ہوتو اس کا علم اللہ کو ہوگا یا اللہ کے رسول کو اس لئے کہ کوئی دوسرا انسان شب معراج میں ساتھ نہیں تھا تو کیا بریلوی حضرات اپنے اعلیٰ حضرت کے اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے یہ بات اللہ کے کلام یا رسول اللہ ﷺ کی احادیث سے دکھلا سکتے ہیں؟ یا کسی صحابی سے ثابت کر سکتے ہیں؟ یا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی کتابوں سے دکھلا سکتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات کہیں لکھی ہو؟ اگر نہیں دکھلا سکتے تو تمام بریلوی حضرات کو دو باتوں میں سے کسی ایک کا اقرار کرنا پڑے گا۔ نمبر 1. احمد رضا خان پیغمبر تھے اس لئے وحی کے ذریعے ان کو یہ بات معلوم ہوئی، نمبر 2. احمد رضا خان نے فتاویٰ افریقہ اور عرفان شریعت دونوں کتابوں میں یہ جھوٹ لکھا ہے۔ پہلی صورت میں بریلوی حضرات قادیانیوں کی طرح کافر ہو جاتے ہیں دوسری صورت میں اعلیٰ حضرت کی کسی بات پر اعتماد نہ رہا کہ جب وہ مقدس ہستیوں کے بارے میں جھوٹ بول سکتا ہے تو اپنی تمام شرک و بدعات کے دلائل اور مخالفین پر کفر کے فتوے لگانے میں جھوٹا کیوں نہیں ہوسکتا۔ علماء دیوبند پر الزامات لگانے میں کیوں جھوٹا نہیں ہوسکتا؟ عوام اپنے بریلوی علماء سے یہ مشکل ضرور حل کروائیں۔

....

حوالہ نمبر ۴۳ دیوان محمدی صفحہ 49 پر مصنف محمد یار فریدی بریلوی کہتا ہے۔

"برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتان | بشکل صدر دین خود رحمت اللعالمین آمد"

یعنی اگر کوئی آنکھوں والا ہو تو وہ دیکھ سکتا ہے کہ مدینہ سے ملتان آنے والے خود رحمت اللعالمین ہیں، جو صدر الدین کی شکل میں ہیں (نعوذ باللہ)۔ یہاں محمد یار فریدی بریلوی اپنے پیر صدر الدین کو رحمت اللعالمین ﷺ قرار دے رہے ہیں، کتنی بڑی گستاخی ہے؟

....

حوالہ نمبر ۴۴ تفسیر نور العرفان صفحہ 164 مفتی احمد یار خان گجراتی۔

"نبی کا نبوت سے پہلے معصوم ہونا ضروری نہیں۔"

ہمارا عقیدہ ہے کہ نبوت ملنے سے پہلے بھی نبی گناہ اور معصیت سے معصوم یعنی پاکدامن ہوتا ہے۔ تاکہ نبوت ملنے کے بعد لوگ اس پر انگلی

نہ اٹھا سکیں کہ کل تو آپ خود فلاں فلاں غلط کام کرتے تھے اور آج آپ پیغمبر ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں اور ہمیں ان سے روکتے ہیں۔ پیغمبر نبوت ملنے کے بعد خدا کے دین کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے سے پہلے اپنا کردار پیش کرتا ہے کہ مجھے تم نے کیسا پایا ہے، اگر لوگ اس کے نیک کردار اور سچائی وراست بازی کا اقرار کرلیں تو پھر وہ لوگوں کو اللہ کا دین پیش کرسکتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے نبوت ملنے کے بعد قریش مکہ کو صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر بلایا جب سب جمع ہوئے تو توحید کی دعوت دینے سے پہلے اپنا کردار پیش کیا اور فرمایا کیف و جدتمونی أصادقاً ام کاذباً تم نے مجھے کیسا پایا ہے سچا یا جھوٹا؟ سب نے یک زباں ہو کر کہا ماجرّبناك الاصادقاً ہم نے آپ کو سچا اور امین ہی پایا ہے۔ لہٰذا احمد یار گجراتی نے غلط بات کہی ہے کہ نبی کا نبوت سے پہلے معصوم ہونا ضروری نہیں اور یہ جو کہا ہے یعقوب علیہ السلام کے سارے فرزند نبی تھے یہ بھی غلط کہا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

....

حوالہ نمبر ۴۵ کنز الایمان فی ترجمہ القرآن مع خزائن العرفان فی تفسیر القرآن صفحہ 23 نعیم الدین مراد آبادی بریلوی عنوان قائم کرتا ہے۔

"انبیاء واولیاء دور سے سنتے دیکھتے اور مدد کرتے ہیں"

پھر اس شرکیہ عقیدے کو ثابت کرنے کے لئے حوالہ اس آیت کا دیا ہے: انه یراکم هو و قبیله من حیث لا ترونهم (**اعراف ۲۷**)

ترجمہ: وہ (شیطان) اور اس کا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ یہ آیت شیطان کے بارے میں ہے کہ شیطان کو تم نظر آتے ہو لیکن تم شیاطین کو نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن نعیم الدین مراد آبادی بریلوی نے یہ آیت انبیاء اور اولیاء پر چسپاں کردی اور آیت میں جو ضمیریں شیطان کی طرف راجع ہیں ان سے شیطان کی بجائے انبیاء واولیاء مراد لئے معاذ اللہ۔ (ان کے دلائل اپنے شرک وبدعت کے اثبات پر ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (آپ حضرات خود اس آیت کا ترجمہ دیکھ لیں) یہاں مولانا نعیم الدین بریلوی نے پہلا جرم یہ کیا کہ قرآن کے معانی میں تحریف کرلی دوسرا انبیاء واولیاء کی گستاخی کی، تیسرا جرم یہ کہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈال کر ان کو مشرک بنانے کی کوشش کی۔

....

حوالہ نمبر ۴۶ تفسیر نور العرفان صفحہ 444 مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی بریلوی۔ پیر بھائی کمپنی لاہور سے شائع شدہ۔

"رہا شیطان کا وسوسہ وہ بعض وقت انبیاء کو بھی ہو جاتا ہے۔" یہاں بھی بریلویوں نے انبیاء کی بھی توہین کی۔

حوالہ نمبر ۴۷ تفسیر نور العرفان صفحہ 479 سورۃ کہف

"شیطان نبی سے بھول چوک کرا سکتا ہے۔"

پھر تو نبی کی تعلیمات پر بھروسہ نہ رہا ممکن ہے شیطان نے بھول چوک ان میں کروائی ہو۔ یا نبی نے بھول کی وجہ سے اللہ کے احکام سارے اُمت تک نہ پہنچائے ہوں اور کلام اللہ کی آیات بھی پیغمبر سے بتانے میں رہ گئی ہوں۔

حوالہ نمبر ۴۸ چنانچہ یہ بات احمد رضا خان نے صراحت کے ساتھ ملفوظات صفحہ 255 (فرید بک سٹال، حامد اینڈ کمپنی اردو بازار لاہور) میں کہہ دی ہے:۔

''اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو''

نسیان بھول کو کہتے ہیں یعنی ممکن ہے کہ نبی علیہ السلام بعض آیات امت کو بتانا بھول گئے ہوں۔ معاذ اللہ، استغفر اللہ۔ یہ بریلوی علماء اس قسم کی باتیں اپنی کتابوں میں لکھ کر لوگوں کے دلوں میں شکوک وشبہات ڈال رہے ہیں اور اس سلسلے میں روافض کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

....

حوالہ نمبر ۴۹ تفسیر نعیمی صفحہ 915 مصنف اقتدار احمد خان نعیمی ولد مفتی احمد یار خان نعیمی بریلوی

"وعصٰی ادمُ میں دو قول ہیں۔ (۱) حضرت آدم نے وعدہ خلافی کی (۲) بھول چوک ہوگئی یعنی وعدہ خلافی ہوگئی۔ فغوٰی میں تین قول ہیں (۱) حصول مقصد میں ناکام ہوگئے۔ (۲) سلطنت ومقصد خلود نہ پایا۔ (۳) صحیح راہ اور سچی سوچ فکر سے ناواقف ہوگئے یعنی دماغ ماؤف ہوگیا۔"

(۱) اس عبارت میں اقتدار احمد خان بریلوی نے آدم علیہ السلام کی طرف وعدہ خلافی کی نیت کی حالانکہ نبی علیہ السلام نے منافق کی تین نشانیوں میں سے ایک وعدہ خلافی بتائی گویا بریلویوں کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام میں منافق کی ایک نشانی پائی جاتی تھی۔ (معاذ اللہ)

(۲) آدم علیہ السلام کو ناکام کہا حالانکہ پیغمبر کسی حال میں ناکام نہیں ہوتا۔

(۳) آدم علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ ان کا دماغ ماؤف ہوگیا (معاذ اللہ)۔

اگر کوئی یہ کہے کہ احمد رضا خان بریلوی کا دماغ ماؤف ہوگیا تھا (اگرچہ ان کی کتابوں کو پڑھنے کے بعد اس میں کوئی شک بھی باقی نہیں رہتا) تو بریلوی حضرات برا تو نہیں مانیں گے؟ آگے سے گالیاں تو نہیں دیں گے؟

اگر ان کو اپنے اعلیٰ حضرت کے بارے میں یہ بات برداشت نہیں تو ایک پیغمبر جو تمام انبیاء بلکہ تمام انسانوں کے باپ ہیں کے بارے میں یہ کیوں اور کس طرح برداشت کرتے ہیں؟؟ چور بھی کہے چور چور کے مصداق اپنی ان گستاخیوں سے توجہ ہٹانے کے لئے خدا ترس علماء و صلحاء کو گستاخ گستاخ کی رٹ لگائے ہوئے ہیں۔

....

حوالہ نمبر ۵۰ ایک اور بریلوی عالم ابوالحسنات محمد احمد قادری رضوی اپنی کتاب حوادثات روزگار فی رحمت غفار المعروف بہ ''اوراق غم'' صفحہ 2 پر لکھتے ہیں

'' وہ آدم جو سلطان مملکت بہشت تھے وہ آدم جو متوّج بتاج عزت تھے آج شکارِ تیرِ مذلت ہیں''

یعنی آدم علیہ السلام جو جنت کے بادشاہ تھے اور ان کے سر پر عزت کا تاج تھا آج ذلت کے تیروں کا شکار ہیں (معاذ اللہ)۔ جدید ایڈیشن میں بریلویوں نے تحریف وترمیم کر کے اس جملے کی بجائے یہ جملہ لکھا ہے "وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے آج مصائب میں مبتلا

ہیں"

بریلوی علماء ابوالحسنات کی عبارت تبدیل کرنے کی بجائے ابوالحسنات کا مقام کیوں نہیں تبدیل کرتے کہ اُسے گستاخ رسول قرار دیں۔صرف اس وجہ سے کہ یہ اپنا آدمی ہے اور ایسے فتوے غیروں کیلئے ہوتے ہیں۔

احمد رضا خان نے بھی نبی علیہ السلام کے لئے ذلت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ان کے مشہور درود وسلام ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' میں آگے جا کر لکھتے ہیں ''کثرت بعد قلت پہ اکثر درود۔۔۔۔۔۔عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام'' (معاذ اللہ)۔

....

حوالہ نمبر ۵۱ حدائق بخشش حصہ 3 صفحہ 64 (پرانا ایڈیشن ہے، بریلی سے چھپا ہے)

''رُوئے یوسف سے فزوں تر حسنِ روئے شاہ ہے پشت آئینہ نہ ہوا انباز رُوئے آئینہ''

یعنی شاہ بغداد شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا چہرہ حضرت یوسف علیہ السلام سے زیادہ حسین ہے جیسے آئینے کا پچھلا رخ اگلے رخ جو شفاف و چمکدار ہوتا ہے کے برابر نہیں ہوسکتا ایسے ہی یوسف علیہ السلام کا حسن شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے حسن کے برابر نہیں ہوسکتا (معاذ اللہ)۔

پوری امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ ولی کتنا بڑا کیوں نہ ہو وہ کسی بھی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ یوسف علیہ السلام کا حسن سب سے زیادہ تھا۔لیکن بریلویوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان اپنا عقیدہ اس سے مختلف بتاتا ہے ولی کو نبی سے بڑھا رہا ہے وہ بھی توہین آمیز الفاظ کے ساتھ کہ یوسف علیہ السلام کے چہرے کو آئینے کے پچھلے رخ جو رنگدار ہوتا ہے کے ساتھ تشبیہ دی اور عبدالقادر جیلانیؒ کے چہرے کو اس کے مقابلے میں آئینے کا اگلا شفاف رخ قرار دیا۔

اٰہ: بریلوی اکابر کے کس کس گستاخی پر ماتم کیا جائے؟ نہ ان کی گستاخیوں کا سلسلہ تھمتا ہے نہ دوسروں کو گستاخ کہنے کا۔

....

حوالہ نمبر ۵۲ اوراق غم صفحہ 23 پر ابوالحسنات محمد احمد قادری بریلوی لکھتے ہیں کہ

''جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو بتلایا کہ حسینؓ کو لوگ شہید کریں گے تو ابراہیم علیہ السلام زاروقطار رونے لگے۔ارشاد ہوا کہ خلیل جوان (حسینؓ) کے غم میں روئے گا اس کو ثواب اس قدر ہم عطا فرمائیں گے جتنا کہ تمہیں تمہارے فرزند کی قربانی میں عطا ہوا ہے۔''

ابراہیم کے فرزند اسماعیل علیہ السلام نبی ہیں اور حسین نبی نہیں لیکن ابوالحسنات حسینؓ کو اسماعیلؑ کے برابر کر رہا ہے اور محض رونے کے عمل کو ابراہیم علیہ السلام کی عظیم الشان قربانی کے برابر قرار دے رہا ہے۔کیا یہ روافض کے ماتم کے لئے راہ ہموار کرنا نہیں۔نبی علیہ السلام نے تو تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع کیا ہے،سوائے عورت کے خاوند کے مرنے پر چار ماہ دس دن کے سوگ منانے کے۔

....

حوالہ نمبر ۵۳ دیوان محمدی صفحہ 126 خواجہ محمد یار فریدی بریلوی (اس کتاب پر احمد سعید کاظمی بریلوی کی تقریظ بھی موجود ہے)

''لاکھوں جلائے آپ نے ٹھوکر کے زور سے

اٹھتا نہیں مسیح سے مارا فرید کا''

عیسیٰؑ کواللہ نے یہ معجزہ دیا تھا کہ مردے کو کہتے اللہ کے حکم سے کھڑے ہوجاؤ تو مردہ زندہ ہوکر اٹھ جاتا۔خواجہ محمد یار فریدی اپنے پیر خواجہ فرید کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ نے تو ٹھوکر کے زور سے لاکھوں کو زندہ کیا لیکن جس کو آپ ماردے تو عیسیٰؑ بھی اسے زندہ نہیں کر سکتے (معاذ اللہ)

یہاں بھی اپنے پیر کو پیغمبر سے بڑھادیا ہے،عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے کو اپنے پیر کی طاقت سے کم بتا کر بڑی گستاخیِ رسول کی ہے۔

....

حوالہ نمبر ۵۴ خواجہ محمد یار فریدی بریلوی دیوان محمدی صفحہ 76 پر لکھتے ہیں۔

''یوسفم در چاہ کنعاں من بدم

نیز یعقوبم کہ گریاں من بدم''

یعنی کنویں میں ڈالے جانے والے یوسف علیہ السلام بھی میں ہوں اوران کی جدائی میں رونے والے یعقوب علیہ السلام بھی میں ہوں۔معاذ اللہ

حوالہ نمبر ۵۵ احمد رضا خان بریلوی حدائق بخشش حصہ سوم صفحہ 37 (شائع کردہ: کتب خانہ اہل سنت۔جامع مسجد ریاست پٹیالہ)

کتاب پر ملنے کے پتے یہ درج ہیں۔(۱) منیجر صاحب کتب خانہ اہل سنت۔مقبول گنج لکھنؤ۔

(۲) مہتمم صاحب رضوی دارالکتب۔(۳) منشی مصطفیٰ رضا خان قادری۔(یہ احمد رضا خان بریلوی کا بیٹا ہے)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بریلویوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان نے مذکورہ بالا کتاب میں ایک قصیدہ لکھا ہے اسکے دو اشعار دل تھام کے پڑھیں (نقل کفر کفر نہ باشد)۔

''تنگ وچست اُن کا لباس اور وہ جوبن کا اُبھار　　　مُسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت　　　کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بیروں سینہ و بر''

ان دو اشعار میں آلہ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے محبوبۂ رسول اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کا نقشہ کھینچا ہے اسکی وضاحت کی ضرورت نہیں کہ اشعار اُردو زبان میں ہیں۔لیکن شاید کچھ لوگ صحیح مطلب نہ سمجھنے کی وجہ سے گستاخی کی شدّت محسوس نہ کرسکیں اس لئے عبارت میں موجود الفاظ کے معانی ''رابعہ اردو لغت جامع'' سے نقل کرتا ہوں۔پوری عبارت کی تشریح کرتے ہوئے دل کانپتا ہے کہ ماں کو دی ہوئی گالیوں کی وضاحت کون کرسکتا ہے۔

(۱) جوبن: چڑھتی جوانی، اُٹھتی جوانی، عنفوانِ شباب۔صفحہ 417 (۲) مُسکانا: مسکرانا۔صفحہ 1059 (۳) قبا: ایک قسم کا کھلا کوٹ یا اچکن

'روئی دار کشادہ سینہ والا جامہ۔صفحہ 810(۴) پھٹا پڑنا: نہایت موٹا ہونا' موٹائی کے باعث جسم کا بے قابو ہونا۔صفحہ 294(۵) بیروں: باہر۔صفحہ 245(٦) بر: پستان۔صفحہ 181

ان الفاظ کے معانی ذہن نشین کرنے کے بعد مذکورہ اشعار کو بار بار پڑھیں۔ یہ اشعار اگر آج کل کی کسی بے پردہ عورت کے بارے میں بھی شائع کئے جائیں تو کیا اُس کے خاندان والے یہ برداشت کرلیں گے؟ اگر آپ کی بیوی یا بیٹی کے لئے یہ اشعار کسی کتاب یا اخبار میں کوئی شائع کردیں وہ پھر بھی آپ کا دوست ہوسکتا ہے؟ اور کیا آپ اس کی طرف سے صفائی پیش کرینگے یا ممکن ہو تو اس کا کام تمام کرینگے؟ ذرا سوچیں۔کیا اب بھی احمد رضا خان بریلوی اور اس کی طرف سے صفائیاں پیش کرنے والے عاشق رسول ہوسکتے ہیں؟ کیا اب بھی ایسے لوگوں کا ایمان سلامت ہیں؟ کیا مسلمان اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ لکھنا تو کجا سوچ بھی سکتا ہے؟ ان اشعار کو پڑھنے کے بعد بھی کسی دل میں رسول کریم ﷺ کی محبت اور احمد رضا خان بریلوی کی بزرگی جمع ہوسکتی ہیں؟ کیا بریلویت کا مکروہ چہرہ اب بھی نام نہاد عشق رسول میں پوشیدہ رہے گا؟ روزِ محشر جب رسول اللہ ﷺ اور امّاں عائشہ رضی اللہ عنہا، اللہ کے دربار میں ہتک عزت کے مدعی ہوں اور احمد رضا خان اور اس کی طرف سے دنیا میں وکالت کرنے والے بریلوی مدعیٰ علیہ ہوں تو آپ کس کی طرف کھڑا ہونا چاہیں گے؟ اگر آپ احمد رضا خان کے گروہ میں کھڑا ہونا پسند نہ کرتے ہوں تو اگلی نماز سے پہلے بریلویت سے تائب ہوکر صحیح العقیدہ دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا اہتمام کریں۔ان گستاخ، مشرک اور بدعتی اماموں کے پیچھے نماز ہرگز نہیں ہوتی۔

بریلوی چالیس سال تک اس کتاب حدائق بخشش حصہ سوم شائع کرتے رہے۔جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گستاخی پر مشتمل یہ اشعار علماء حق کی نظروں سے گذرے تو انھوں نے بریلوی علماء سے اس گستاخی کے بارے میں پوچھا۔ جب اُن سے اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا تو حدائق بخشش حصہ سوم کا سرے سے انکار کردیا کہ یہ ہماری کتاب ہی نہیں۔اور جلد سوم کو مزید چھاپنا بند کردیا۔اب صرف دو حصے چھاپ کر اوپر حدائق بخشش کامل لکھ دیتے ہیں۔تا کہ لوگوں کو دھوکہ دیا جاسکے کہ اس کا تیسرا کوئی حصہ نہیں۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ احمد رضا خان کی کتاب نہیں کسی غیر بریلوی نے لکھی ہے تو پھر اندرون ٹائٹل پر درج شدہ پتوں میں احمد رضا خان کے بیٹے مصطفیٰ رضا خان کا نام کیوں درج ہے؟ اور بریلوی جو اپنے آپ کو اہل سنت کہتے ہیں کے مکتبوں کا پتہ کیوں لکھا گیا ہے؟ یہ احمد رضا خان بریلوی ہی کی کتاب ہے۔اُن کی وفات کے بعد ان کی سوانح پر مشتمل کتاب ''احمد رضا نمبر'' میں باقاعدہ حدائق بخشش حصہ سوم کے کئی حوالے موجود ہیں۔اس سے انکار کرنا دوپہر کو آنکھیں بند کرکے آفتاب کے طلوع ہونے کا انکار کرنے کے مترادف ہے۔

بعض بریلوی حدائق بخشش حصہ سوم کا انکار تو نہ کرسکے لیکن یہ کہا کہ ان دو اشعار سے الگ قصیدہ شروع ہوتا ہے جو حضرت عائشہ کے بارے میں نہیں۔لیکن یہ جواب بالکل غلط ہے کیونکہ اسی کے بعد یہ اشعار درج ہیں۔

تنِ اقدس میں لباس آیۂ تطہیر ہو   سورۃ نور رہو سر پر گہرا امان معجر

یا حُمَیرا کا تنِ پاک پہ گلگوں جوڑا   کلّمینی کے درآویزۂ گوش اطہر

کیا آیت تطہیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل نہیں ہوئی ؟ سورت نور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کیلئے نازل نہیں ہوئی ؟ یـا حُمَیـرا نبی علیہ السلام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیار سے نہ کہتے ؟ جب یہ اشعار آپ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہیں تو ان سے گذشتہ اشعار پھر کسی اور کے بارے میں کیسے ہو سکتے ہیں ؟

....

حوالہ نمبر ۵٦ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آلہ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے اپنی دوسری کتاب ملفوظات صفحہ 252 (ناشر: حامد اینڈ کمپنی اردو بازار لاہور۔ باہر والے ٹائٹل پر فرید بک سٹال اردو بازار لاہور لکھا ہوا ہے) پر لکھا ہے۔

''اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا جو الفاظ شانِ جلال میں ارشاد کر گئی ہیں دوسرا کہے تو گردن ماری جائے''

آلہ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر اتنی بڑی تہمت لگائی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے اللہ یا رسول کی شان میں وہ گستاخانہ الفاظ کہے ہیں کہ دوسرا کوئی کہتا تو اس کی گردن اُڑا دی جاتی۔

کیا بریلوی اپنے آلہ حضرت احمد رضا خان بریلوی کے اس الزام کو ثابت کرنے کیلئے حضرت عائشہ کے وہ الفاظ کسی سنّی مسلمان کی کتاب سے دکھلا سکتے ہیں جو قابل گردن زدنی ہیں؟ اگر نہیں دکھلا سکتے تو اس تہمت کی وجہ سے اور گذشتہ دو اشعار کی وجہ سے آلہ حضرت احمد رضا خان بریلوی ہی قابل گردن زدنی ٹھہرتے ہیں۔ علماء حق کو گستاخ گستاخ کہنے کی رٹ لگانے والو! اگر تمہارے اندر ایمانی غیرت اور جرأت کچھ بھی موجود ہے تو پھر جلسوں کے سٹیج سے گستاخی کے اس آلہ کو بھی گستاخ قرار دو۔

حضرات! آپ حیران ہونگے کہ آلہ حضرت کا مشن تو اپنے زمانے کے دیوبندی علماء حق وغیرہ کو گستاخ اور کافر قرار دینا تھا اچانک تیرہ سو سال پیچھے مڑ کر ایک عظیم شخصیت اہل بیت رسول کی ذات پر یہ کیچڑ کیوں اُچھالی ہے اور ام المؤمنین ناموس رسول کا رسوا کن سراپا کیوں پیش کیا ہے؟ ایسا کام تو رئیس المنافقین عبد اللہ بن اُبی خبیث نے کیا تھا یا پھر شیعہ خبیث کرتے ہیں۔ آلہ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے آخر کس وجہ سے ایسا کیا؟ ہمارے خیال میں اس کا باعث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ فتویٰ ہے جو آلہ حضرت اور دیگر بریلوی ملت کے عقیدے کے خلاف ہے۔

آلہ حضرت احمد رضا خان بریلوی کے مشن (شرک وبدعت کی ترویج، توحید وسنت کا قلع قمع، مسلمانانِ ہند کا زوال۔ اس کی تفصیل آگے بیان کرونگا) کے آگے جو بھی آڑے آئے گا وہ ان کے قلم کی زد سے بچ کر نہیں جا سکے گا خواہ وہ پیغمبر کے گھر سے کیوں نہ ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ فتویٰ علم غیب کے بارے میں ہے۔ بریلویوں کے نزدیک رسول اللہ ﷺ ماضی، حال اور مستقبل کی ہر بات کی تمام تفصیلات و جزئیات کے ساتھ علم رکھتے ہیں اور آپ ﷺ سے کوئی شے پوشیدہ نہیں یہاں تک کہ کوئی شخص اندھیری رات میں تنہائی میں جو کچھ کرتا ہے آپ ﷺ وہاں موجود اور دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اس عقیدے کا نام انہوں نے حاضر ناظر رکھا ہے۔ حاضر کا معنی موجود اور ناظر کا معنی دیکھنے والا۔ اس باطل اور شرکیہ عقیدے کو ثابت کرنے کیلئے قرآنی آیات کا کھینچ تان کر غلط ترجمہ من گھڑت تفسیر کرتے ہیں۔ جو بلا شبہ تحریف میں داخل ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ ہی حاضر ناظر ہے وہ جمیع ماکان و

ما یکون کی تفصیلات جانتا ہے۔اس نے اپنے رسول کو بھی بہت ساری پوشیدہ اُمور کا علم دیا جس کی بناء پر رسول اللہ ﷺ کا علم تمام انسانوں ،فرشتوں اور جنات کے علم سے زیادہ ہے تاہم رسول اللہ ﷺ نہ اپنی حیات میں حاضر ناظر تھے نہ اب ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ فتویٰ بریلویوں کے اس باطل عقیدے کے خلاف اتنا صاف اور صریح ہے جس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں۔نہ اس کو توڑ مروڑ کر دوسرے مفہوم پر فِٹ کیا جا سکتا ہے۔اس لئے آلہ حضرت نے غصے سے بل کھا کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر انتقاماً گستاخی کا الزام لگایا اور بے حیائی پر مبنی سراپا آپ کا بیان کر دیا۔

وہ فتویٰ درج ذیل ہے: صحیح بخاری جلد دوم صفحہ 1098 قدیمی کتب خانہ کراچی' جلد دوم صفحہ 649 مکتبہ رحمانیہ لاہور۔[باب قول اللہ عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احدًا] عن عائشۃ قالت......من حدثك انه یعلم الغیب فقد كذب و هو یقول لا یعلم الغیب الا اللّٰہ ۔ ترجمہ:حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جو آپ کو یہ بتادے کہ وہ علم غیب جانتا ہے تو اس نے جھوٹ کہا کہ اللہ کا ارشاد ہے لا یعلم الغیب الا اللّٰہ ۔ غیب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اور صحیح مسلم جلد اول صفحہ 98 قدیمی کتب خانہ کراچی' جلد اول صفحہ 128 مکتبہ رحمانیہ لاہور۔[باب معنیٰ قول اللہ عزّ وجلّ ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ وھل رای النبی ﷺ ربّہ لیلۃ الاسراء] اور ترمذی صفحہ 235 جلد دوم۔مکتبہ رحمانیہ لاہور۔میں ہے:

عن عائشۃ قالت...... ومن زعم انّہ یخبر بما یکون فی غدفقد اعظم علی اللّٰہ الفریۃ واللّٰہ یقول قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللّٰہ۔ ترجمہ:حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہ اس بات کی خبر دے سکتا ہے جو کل ہوگی تو اس نے اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللّٰہ۔ پیغمبر کہہ دے جو کوئی بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہے وہ غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔(آسمانوں میں اور زمین میں فرشتے ہیں انسان ہیں انبیاء و اولیاء ہیں جنات ہیں دیگر ساری مخلوق ہے سب سے علم غیب کلّی جاننے کی نفی ہوگئی)

....

حوالہ نمبر ۵۷ وصایا شریف آخری صفحہ۔مصنف احمد رضا خان

''اعلیٰ حضرت کے زہد وتقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ سے یہ کہتے سنا ہے کہ اُن کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہوگیا''

مسلمان اُمت کا یہ عقیدہ ہے کہ جس صحابی نے ایک لحظہ کیلئے نبی علیہ السلام کو دیکھا ہے اس کے مقام ومرتبہ کو بڑے سے بڑا ولی اور بزرگ بھی نہیں پہنچ سکتا۔کیونکہ نبی علیہ السلام کی زیارت ایک ایسی نعمت ہے جو ہر نعمت سے بڑھ کر ہے۔بعد والے لوگ سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں لیکن یہ فضیلت حاصل نہیں کر سکتے۔جو تقویٰ ،للّٰھیت ،اخلاص اور زہد نبی علیہ السلام کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے وہ بغیر صحبت والے نہیں پا سکتے۔چنانچہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: أنحن بخیر أم من بعدنا فقال رسول اللہ ﷺ : لو أنفق احدھم أُحدًا ذھباً ما بلغ مُدّ احدِکم ولا نصیفہ۔

ترجمہ: یارسول اللہ کیا ہم بہتر ہیں یا ہم سے بعد والے لوگ؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ اُن میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کردے وہ تم میں سے کسی ایک کے ایک مُد (تقریباً ایک کلو جَو خرچ کرنے) کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔[مسند احمد۔باب باقی مسندالانصار] اور آپ ﷺ نے فرمایا: خیر القرون قرنی ۔بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں (یعنی تابعی) پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن کی گواہی ان کی قسموں سے آگے بڑھے گی اور ان کی قسمیں ان کی گواہی سے (یعنی جھوٹے ہونگے)۔

لیکن بریلویوں نے حسب عادت انتہائی غلوّ کرتے ہوئے اپنے آلہ حضرت کو صحابہ کے مقام تک پہنچایا کہ ان کو دیکھنے کے بعد صحابہ کرام کو دیکھنے کا شوق کم ہو جاتا تھا۔ معاذ اللہ۔ اسی لئے یہ بدبخت لوگ احمد رضا خان کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں اور اسی کتاب وصایا شریف کے ٹائٹل پر بھی لکھا ہوا ہے۔ حالانکہ یہ اصطلاح صحابہ کے ساتھ خاص ہے اور اُمت نے یہ الفاظ صحابہ کے علاوہ کسی کیلئے استعمال نہیں کیے۔

....

حوالہ نمبر ۵۸ تفسیر نور العرفان ۔مصنف مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی بریلوی

سورت عبس کی تفسیر کرتے ہوئے عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا کہ

''وہ آداب سے نابینا تھے اس لئے قرآن نے ان کو اعمیٰ یعنی نابینا کہا''

صحابی کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ آداب سے نابینا تھے صحابی کی توہین ہے۔ یہ صحابی ظاہری آنکھوں سے نابینا تھے اس لئے قرآن ان کو نابینا کہا۔ اور یہ بات ہر دینی طالب علم کو معلوم ہے۔ تفسیر لکھنے والے عالم سے یہ کس طرح پوشیدہ رہ سکتی ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ مفتی احمد یار خان بریلوی نے جان بوجھ کر صحابی کو آداب سے نابینا کہا۔

....

حوالہ نمبر ۵۹ رسائل عطاریہ حصہ دوم صفحہ 212 ۔مصنف محمد الیاس عطاری قادری امیر دعوت اسلامی (مکتبۃ المدینۃ شہید مسجد کھارادر کراچی سے شائع شدہ)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے بارے میں ایک منگھڑت واقعہ میں ذکر کرتا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا

''ایک سخت سردی کی رات میں میرا یوں امتحان لیا گیا کہ بار بار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غسل فرض ہو جاتا تھا اور میں فوراً نہر پر آتا اور غسل کرتا۔ اسطرح ایک رات میں چالیس بار میں نے غسل کیا''

(۱) اس عبارت میں شیخ عبدالقادر جیلانی کی توہین کی گئی ہے (۲) یہ واقعہ الیاس قادری نے اپنی طرف سے گھڑا ہے اور احمد رضا خان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دوسرے کی طرف منسوب کیا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتابوں میں یہ کہیں مذکور نہیں ہے

(۳) اور یہ ممکن بھی نہیں ہے اس لئے کہ سردی کی لمبی راتوں میں عشاء کی نماز کے بعد صبح کی اذان تک تقریباً دس گھنٹے ہوتے ہیں۔ دس

گھنٹوں میں چالیس بار سونا اور چالیس بار غسل کرنا یعنی ہر 15 منٹ کے اندر سونا، احتلام ہوجانا پھر اٹھ کر باہر نہر پر جا کر غسل کرنا پھر واپس آنا، یہ عقل کے خلاف ہے۔

....

حوالہ نمبر ۶۰ ملفوظات صفحہ 156 احمد رضا خان (نوری کتب خانہ لاہور) (ملفوظات صفحہ 169 ناشر حامد اینڈ کمپنی، فرید بک سٹال لاہور)

''سید احمد سجلماسی کی دو بیویاں تھیں سیدی عبدالعزیز دباغؒ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے دوسری سے ہمبستری کی یہ نہیں ہونا چاہیئے۔عرض کیا حضور اس وقت وہ سوتی تھی۔فرمایا سوتی نہ تھی سوتے میں جان ڈال لی تھی۔عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا فرمایا جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا عرض کیا: ہاں ایک پلنگ خالی تھا۔فرمایا اس پر میں تھا۔تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے،،

ملت بریلویہ کے پیشوا نے شرک میں ترقی کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو حاضر ناظر ماننے کے بعد ہر پیر و شیخ کو حاضر ناظر مان لیا اور لوگوں کو اس شرکیہ عقیدے پر لانے کے لئے ایک داستان بھی گھڑ لی تا کہ دعوی مدلل ہو کر کسی کو شک نہ رہ جائے۔اور ملت بریلویہ کا جاہل عوام شرک در شرک میں پھنس جائے۔دنیا بھر میں اہل سنت والجماعت کے نزدیک کسی عقیدے کا ثبوت دلیل قطعی یعنی نص اور اجماع سے ہوتا ہے لیکن اعلیٰ حضرت اور اسکے متبعین کے نزدیک عقائد کا ثبوت من گھڑت داستانوں اور خوابوں سے ہی ہوتا ہے۔چنانچہ گزشتہ داستانوں سے شیخ کا مرید کے ساتھ ہر آن ساتھ ہونے یعنی حاضر ناظر ہونے کو ثابت کیا اور دیگر بریلوی علماء جو انکے عوام کالانعام سے بھی بدتر ہیں اعلیٰ حضرت پر علمی گرفت کرنے کی بجائے تائید کر رہے ہیں۔

ہم لوگ تو یہ سمجھتے رہے کہ شیخ و پیر راتوں کو خلوت میں اللہ کی عبادت نماز، ذکر و مراقبہ میں مشغول ہوتے ہیں لیکن اعلیٰ حضرت کی کتاب سے معلوم ہوا کہ بریلویوں کے پیر راتوں کو اپنے مرید و مریدنیوں کے ساتھ رہ کر ان کے رنگین لمحات کا بالکل قریب سے نظارہ کرتے رہتے ہیں اور جیسا کہ اعلیٰ حضرت کے بقول پیر صاحب نے صبح کو اپنے مرید کو نصیحت کی کہ ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے صحبت نہیں کرنی چاہیئے تھی اسی طرح عین موقعہ پر غلطی کی صورت میں ہدایات دیتے ہونگے۔بقول اعلیٰ حضرت شیخ رحم مادر میں پڑنے والا نطفہ بھی دیکھتا ہے۔اس لئے بریلوی اپنے پیر کو عین موقعہ پر حاضر ناظر ہونے میں شک نہ کرے اور نہ کسی مشکل میں اس کو پکارنے میں توقف کرے۔ویسے آپس کی بات ہے کہ آلہ حضرت کے اس عقیدے کہ کسی بھی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہوتا ہر آن ساتھ ہوتا ہے اس سے ایک علمی اشکال ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ جب پیر رات کو بند کمرے میں ہمبستری کی وقت بھی مرید یا مریدنی کے ساتھ ہوتا ہے۔اور وہ کسی لمحے اس سے جدا نہیں ہوتا اور ساتھ ہو کر آنکھیں بند نہیں کرتا (کیونکہ پھر ساتھ ہونے کا کوئی فائدہ نہیں) بلکہ دیکھتا ہے کہ مرید کس وقت کیا کر رہا ہے اور مریدنی واقعی سو رہی ہے یا سوتے میں جان ڈالی ہے اور یہ اس کیلئے عیب کی بات نہیں بلکہ پیر کی یہ کرامت مرید و مریدنی کیلئے ایک قابل فخر نعمت ہے تو کیا مرید و مریدنی اگر دن کے وقت پیر صاحب کو باقاعدہ دعوت دے کہ آپ سے پردہ تو ویسے بھی نہیں ہوتا آپ ساتھ ہی ہوتے ہیں لہذا آج رات کو ہمارے گھر کھانا کھا کر ہمارے ساتھ کمرے میں ہی آرام فرمائیں اور وقت

خاص میں کسی خلاف شرع امر پر ہماری رہنمائی فرمائیں کیونکہ پہلی صورت میں آپ تو ہمارے ساتھ ہوتے ہیں اور ہمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن ہم آپ کی زیارت سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ تو اس قسم کی دعوت پیر صاحب کو دینا اور پیر صاحب کا قبول کرنا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے بریلوی مفتیان کرام ومشائخ عظام سے یہ فتوی مطلوب ہے۔ بینوا توجروا۔

ایک اور سوال جس نے ہمیں کافی تشویش میں مبتلا کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت کے مذکورہ واقعہ میں آتا ہے'' کہ مرید کے پوچھنے پر کہ آپ کو کیسے علم ہوا؟ تو عبدالعزیز دباغ نے فرمایا کہ جہاں وہ سو رہی تھی کوئی پلنگ بھی تھا عرض کیا کہ ہاں ایک پلنگ خالی تھا فرمایا اس پر میں تھا،، اس سے معلوم ہوا کہ پیر صاحب صرف روحانی طور پر وہاں موجود نہیں ہوتے نہ یہ کشف کا واقعہ ہے بلکہ جسمانی طور پر باقاعدہ موجود ہوتے ہیں تب تو پلنگ کی ضرورت پڑتی ہے اب اگر مرید یا مریدنی کے کمرے میں کوئی خالی پلنگ کا انتظام نہ ہو تو پیر صاحب کہاں لیٹتے ہیں کیونکہ زمین پر تو لٹانا تو بے ادبی ہے؟ تمام بریلوی حضرات جو رضا خانی مذہب وعقیدہ رکھتے ہیں سر جوڑ کر ہماری تشویش کو دور کریں بریلوی مریدین پر بھی بڑا احسان ہوگا۔

....

حوالہ نمبر ۶۱ پیر کے حاضر ناظر ہونے کا عقیدہ صرف گذشتہ حوالے سے ثابت نہیں بلکہ اعلی حضرت احمد رضا خان اسی ملفوظات صفحہ 113 (فرید بک سٹال حامد اینڈ کمپنی لاہور سے شائع شدہ) پر بھی بیان کرتے ہیں چنانچہ ایک سوال کا جواب دیتے ہیں

'' عرض: حضور اولیاء ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتے ہیں؟

ارشاد: اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کر سکتے ہیں،،

دنیا بھر کے 157 ممالک میں بمشکل دس ہزار شہر ہونگے لہذا اعلیٰ حضرت کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہوا کہ پیر اور ولی دنیا کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں بیک وقت حاضر ہو سکتا ہے۔ یہاں بھی ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ سائل کا سوال تو صرف یہ ہے کہ ولی چند جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتا ہے یا نہیں؟ دعوت قبول کرنے یا نہ کرنے کی قدرت کے بارے میں نہیں پوچھا گیا تو اعلیٰ حضرت نے دعوت قبول کرنے کی بات کیوں کی؟ اس کا صحیح جواب تو بریلوی علماء ہی دے سکتے ہیں لیکن ہمارے ناقص فہم میں یہ سوال جواب ایسا ہی ہے جیسے کسی نے بھوکے سے پوچھا دو اور دو کتنا ہوتا ہے؟ جواب دیا: چار روٹیاں۔

....

حوالہ نمبر ۶۲ ملفوظات ص 114۔ مصنف احمد رضا خان بریلوی (فرید بک سٹال حامد اینڈ کمپنی لاہور)

اعلیٰ حضرت اب مزید ترقی کر کے شرک کے انتہائی بلند مقام پر فائز ہوتے ہیں اس مقام پر پہنچنے کے بعد تو نبی یا ولی کا حاضر ناظر ہونا شرک ہی محسوس نہ ہوگا۔ ایک سوال کی جواب میں اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں

'' کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا،،

اب تو بات نبی ولی سے آگے بڑھ کر ہندو کافروں تک پہنچ گئی اب بھی اگر اعلیٰ حضرت کو مشرک نہ سمجھا جائے تو پھر میرے خیال میں دنیا میں

شرک نام کی کوئی چیز نہیں ہر طرف توحید ہی توحید ہے۔

....

حوالہ نمبر٦٣ ملفوظات صفحہ 419 مصنف احمد رضا خان بریلوی (فرید بک سٹال حامد اینڈ کمپنی لاہور)

”غزوہ احد کا واقعہ ہے رب عزوجل نے مدد فرمانا چاہی اپنے حبیب کی، تو شمالی ہَوا کو حکم ہوا جا اور کافروں کو نیست و نابود کر دے اس نے کہا: الحلائل لا یخرجن با للیل بیبیاں رات کو باہر نہیں نکلتیں فاعقمها الله تو اللہ نے اس کو بانجھ کر دیا۔ اسی وجہ سے شمالی ہَوا سے کبھی پانی نہیں برستا پھر صبا یعنی (پروائی) سے فرمایا فقالت سمعنا و اطعنا تو اس نے عرض کیا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ وہ گئی اور کفار کو برباد کرنا شروع کیا،،

لو بھئی: اعلیٰ حضرت نے مشرکین مکہ کے ہمسر ہونے کا شرف بھی حاصل کیا وہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اور اعلیٰ حضرت نے شمال اور جنوبی ہواؤں کو اللہ تعالی کی بیویاں قرار دیا۔ جن میں شمالی ہوا کو بانجھ اور صبا کو بار آور قرار دیا۔

”الحلائل لا یخرجن باللیل۔ بیبیاں رات کو باہر نہیں نکلتیں“ اس قول کا ہمارے علم میں کوئی ثبوت نہیں نہ ہی اعلیٰ حضرت نے کوئی حوالہ دیا ہے۔ اگر بریلوی علماء اس کا قرآن و حدیث سے کوئی مستند حوالہ پیش کر دیں تو اعلیٰ حضرت پر بڑی مہربانی ہوگی۔

اعلی حضرت کی ملفوظات وغیرہ میں آپ کو قرآن سنت اور فقہ اور عقائد کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں ملے گا۔ قرآن، بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، وغیرہ حدیث کی کتابوں، یا ردالمختار، عالمگیری، بدائع الصنائع و بحرالرائق وغیرہ فقہ کی کتابوں، امام ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد بن حنبل، وغیرہ فقہاء وائمہ کا تذکرہ کبھی ان کی کتابوں میں نہیں آتا۔ خصوصا ان عقائد اور ان اعمال کو ذکر کرنے کے وقت جو عام امت مسلمہ سے مختلف ہیں کیونکہ یہ عقائد و اعمال انکے اپنے گھڑے ہوئے ہیں۔ جن کا ثبوت قرآن و حدیث فقہ و علم کلام اور ائمہ مجتہدین سے نہیں ہو سکتا۔ ان کے ثبوت کے لئے اعلی حضرت مع متبعین کے من گھڑت افسانوں اور غیر معروف شخصیات و کتب جن کا تاریخ اسلام میں کوئی اتہ پتہ نہیں ہوتا کا سہارا لیتے ہیں یا کسی کے خواب یا کشف کو دلیل بناتے ہیں۔ عوام بیچاروں کو کیا پتہ کہ شرعی دلیل کس کو کہتے ہیں۔ عقیدے کا ثبوت کس دلیل سے ہوتا ہے اور کسی عمل مثلاً عید میلا دالنبی، چہلم، گیارھویں شریف، فاتحہ، اذان سے قبل صلوۃ وسلام، بعد نماز آواز سے آواز ملا کر ذکر بالجہر کا اہتمام، عرس وغیرہ کے ثبوت کے لئے دلیل کونسی چیز بن سکتی ہے۔ بریلوی علماء اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت حنفی کہتے ہیں تو اپنا عقیدہ قرآن وسنت کی اس تفسیر وتشریح سے ثابت کریں جو تفسیر وتشریح اسلاف سے منقول ہو اور وہ عقیدہ اہل سنت والجماعت کی کتب عقائد میں مذکور ہو۔ قرآن و حدیث کا وہ ترجمہ وتشریح نہ کریں جو خیرالقرون میں کسی نے نہ کیا ہو۔ اپنی بدعات کو فرض، واجب، سنت، مستحب، یا مباح ثابت کرنے کے لئے فقہ کی متون سے مستند و متواتر حوالے پیش کریں کسی گمنام، کمزور، غیر مستند حوالہ سے شرعی احکام ثابت نہیں ہوتے تا کہ فی الحقیقت بھی اہل سنت والجماعت حنفی بن سکیں۔ ورنہ تمہارے متنازع فیہ مسائل امام ابوحنیفہ اور ان کے شاگردوں سے ہرگز ثابت نہیں ہیں نہ ہی کسی اور امام سے ثابت ہیں۔

ان مذکورہ حوالہ جات کے علاوہ بھی بریلوی ملت کے اکابر علماء کے کفر وشرک کی عبارتوں پر مشتمل حوالے موجود ہیں لیکن اختصار کی خاطر ان

کو اس رسالے میں درج کرنے سے صرف نظر کیا ہے عقل مند اور حق و باطل کے درمیان پہچان کے طالب کے لئے یہی کافی ہے اور جنہوں نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹیاں چڑھائی ہوئی ہیں ان کے لئے مزید حوالے دینے بھی بے کار ہیں۔ جن بریلوی علماء کو ان عبارتوں کا پہلے سے علم ہے پھر بھی اپنی بصیرت، بصارت کو بند کر کے ان کے لکھنے والوں سے عقیدت رکھتے ہیں اور الٹا علماء دیوبند کو بدنام کرتے ہیں ان کو تو اس رسالے کے پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ قرآن نے ایسے لوگوں کے بارے میں کہا ہے [ختم الله علیٰ قلوبهم وعلیٰ سمعهم وعلیٰ ابصارهم غشاوة ولهم عذاب عظيم۔ اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگائی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے عظیم عذاب ہے]

ہاں جن لوگوں کے علم میں یہ کفر و شرک اور توہین پر مشتمل عبارتیں نہیں تھیں اور ان کو حق اور باطل کی پہچان سے اندھیرے میں رکھا گیا اور وہ ہدایت کے طلب گار ہیں وہ اپنے دل کو کسی کی عقیدت یا کدورت سے کچھ عرصے کے لئے خالی کر کے یہ عبارتیں پڑھیں نیز تنہائی میں اللہ سے دعا کریں کہ یا اللہ جو حق ہے وہ مجھے سمجھا دیں اور جو باطل ہے مجھے اس سے دور کر دیں امید ہے اللہ ان پر حق کھول دے گا۔

نوٹ نمبر 1: ممکن ہے آپ کو مذکورہ عبارتوں میں سے کوئی عبارت متعلقہ کتاب میں نہ ملے یا اس سے مختلف ملے کیونکہ ان میں سے بعض عبارتیں بریلویوں نے لا جواب ہونے کی بنا پر جدید ایڈیشنوں میں حذف کی ہیں یا ان میں ترمیم کی ہیں اس لئے قدیم ایڈیشن دکھانے کا مطالبہ کریں پھر بھی مذکورہ عبارت ہو بہو آپ کو نہ ملے تو آپ اس عبارت کا حوالہ نمبر لکھ کر بذریعہ ای میل Email اس عبارت کی ویڈیو طلب کر سکتے ہیں۔

نوٹ نمبر 2: بریلوی علماء کبھی کسی عبارت کا جواب یہ دیتے ہیں کہ ہم اس عبارت کی تائید نہیں کرتے اور ہم نے جدید ایڈیشن میں یہ عبارت ختم کی ہیں یا اس میں ترمیم کر کے اصلاح کی ہے لہذا اب اعتراض کرنا غلط ہے۔ لیکن ان کا یہ عذر بالکل مہمل ہے کیونکہ غلطی احمد رضا خان کرے اور توبہ کوئی اور کرے تو احمد رضا خان کا جرم معاف نہیں ہوگا۔ جرم مفتی احمد یار گجراتی، ابوالحسنات محمد احمد قادری رضوی یا محمد یار فریدی کرے اور توبہ ان کے مرنے کے بعد کوئی اور کرے تو اس توبہ سے ان کو دنیا و آخرت میں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جن حضرات نے یہ عبارتیں لکھی ہیں انہوں نے اپنی زندگی میں ان سے کبھی رجوع نہیں کیا ان کی زندگی میں اور ان کے وفات کے بعد عرصے تک یہ کتابیں ان عبارتوں کے ساتھ چھپتی رہیں اگر ان میں سے کسی نے اپنی گستاخانہ/کفریہ وشرکیہ عبارت سے رجوع کیا ہو اور اپنے قلم سے عبارت کی اصلاح کی ہو تو وہ دکھلائیں ہم مان لیں گے۔

اگر ان مصنفین نے ان عبارتوں سے رجوع نہیں کیا اور بعد والے بریلوی ان عبارتوں کی وجہ سے ان کو گمراہ، گستاخ اور مشرک قرار نہیں دیتے بلکہ خاموش بیٹھے ہوئے ہیں یا ان کی طرف سے بے جا وکالت کرتے ہیں تو یہ اس بات کی صریح دلیل ہے کہ یہ لوگ ان عبارتوں کے ساتھ متفق ہیں اور ان کا بھی یہی نظریہ ہے۔ علماء دیوبند اور شاہ اسماعیل شہید کی صحیح عبارتوں کو تو یہ توڑ مروڑ کر اور سیاق وسباق سے کاٹ کر بلکہ مختلف صفحات سے الگ الگ جملے اٹھا کر ترتیب وار مسلسل پیش کر کے ان سے کفر کو زبردستی کشید کر کر گستاخ اور کافر کے فتوے لگانے میں تو یہ بڑے دلیر ہیں لیکن اپنوں کی وہ عبارتیں جن کا صحیح جائز مفہوم بن ہی نہیں سکتا ان پر خاموش ہیں؟

نوٹ نمبر 3: ممکن ہے بعض حضرات کو کچھ باتیں کڑوی لگی ہوں کہ کسی مسلک کے اکابر علماء کے بارے میں اتنی سخت باتیں لکھنا نامناسب ہیں اور حتی الامکان کسی بات کو درست مفہوم پر محمول کرنا چاہیئے یک دم فتوی نہیں لگانا چاہیئے اپنے اندر قوت برداشت پیدا کرنا چاہیئے۔ ایسے حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہا اکثر بریلوی علماء خصوصاً احمد رضا خان خود اس طرح نرمی اور برداشت کے قائل نہیں ہیں۔ چنانچہ ان کے کفر کے فتوے اس پر بیّن دلیل ہیں اور صاف لفظوں میں بارہا مسلمانوں کو کافر کہا ہے بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ تمام دیوبندیوں کو مرزائیوں، آریہ، عیسائیوں کے برابر بلکہ بعض موقعوں میں ان سے بدتر کافر قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ سب مرتد ہیں ان کا نکاح کسی سے جائز نہیں نہ کافر سے، نہ مسلمان سے، نہ اپنے جیسے مرتد سے، نہ انسان سے، نہ حیوان سے۔ اور آج بھی اکثر بریلوی خطیب حضرات سوائے تکفیر اور اور الزام تراشی کے اور کچھ جانتے ہی نہیں۔ قرآن و سنت اور شرعی احکام کی طرف راہنمائی کی بجائے لوگوں کو شرک و بدعت سکھانا اور علماء حق کو کافر قرار دینا ہی ان کے نزدیک دین کا کام ہے۔ ہم نے ایسے حضرات کو صرف آئینہ دکھایا ہے۔ ان کا چہرہ اگر بدنما اور داغدار ہے تو اس میں آئینے کا کوئی قصور نہیں۔

علماء دیوبند کی وہ عبارتیں جن کا صحیح مفہوم بھی نکلتا ہے اور غلط بھی، دونوں احتمال موجود ہیں دیانت کا تقاضا تو یہ تھا کہ احمد رضا خان وغیرہ مسلمان پر نیک گمان کرتے ہوئے صحیح مفہوم کو ترجیح دیتے لیکن ان عبارتوں کو کفر پر ہی محمول کر دیا اور صاف فتویٰ کفر لگا دیا۔ جبکہ بعض عبارتوں کو ان علماء دیوبند نے اپنے قلم سے تبدیل کیا اور ان سے رجوع کر لیا کیونکہ ان سے غلط مفہوم بھی لیا جا سکتا تھا اور صاف کہہ دیا کہ ہمارے مخالفین نے ہماری عبارت سے جو مفہوم اخذ کیا ہے ہم ہرگز اس کے قائل نہیں بلکہ اس کو تو ہم بھی کفر سمجھتے ہیں۔ پھر بھی بریلوی آج تک ان کو معاف نہیں کرتے اور بڑے شدّومد کے ساتھ انہیں کافر کہتے ہیں بلکہ تمام دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں۔ بریلوی علماء کے اکابر دیوبند پر اعتراضات کی حقیقت اور ان کا جواب مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ علیہ نے ''عبارات اکابر،، کتاب میں دیا ہے اس کا مطالعہ کریں۔ ہمارے سامنے بریلوی علماء کی وہ عبارتیں بھی ہیں جن میں صحیح مفہوم کا احتمال بھی ہے اور غلط مفہوم کا بھی۔ ہم نے دیانت داری سے کام لے کر ان کی ایسی عبارتوں کو خواہ مخواہ غلط مفہوم پر محمول کر کے اس رسالے میں نقل نہیں کیا صرف وہ عبارتیں نقل کی ہیں جن کو صحیح مفہوم پر محمول کرنا ممکن نہیں بلکہ ان کی دیگر عبارتیں اس غلط مفہوم ہی کی تائید کرتی ہیں۔ اکابر دیوبند کی جن چند عبارات پر اعتراض ہے وہ عبارتیں یا تو ایسی ہیں جن میں غلط مفہوم کا احتمال ہی نہیں۔ زبردستی اور انتہائی بددیانتی سے ان کو غلط مفہوم پر محمول کر کے کفر اور گستاخی کے فتوے لگائے گئے ہیں یا وہ عبارتیں ایسی ہیں جن کا صحیح مفہوم بھی نکلتا ہے اور غلط بھی، لیکن بریلویوں نے ان کو غلط مفہوم پر محمول کیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ مصنف کا اس عبارت سے یہ مفہوم مراد نہیں ہے۔

احمد رضا خان ہر اس شخص پر کفر کا فتویٰ لگانے کے لئے بہانہ ڈھونڈتا ہے جو شرک و بدعت کے خلاف کام کرتا ہو اور توحید و سنت کی ترویج کا خواہاں ہو یا مسلمان عوام کی فلاح و بہبود اور ان کی آزادی کے لئے کام کرتا ہو مثلاً شاہ اسماعیل شہید جنھوں نے ہندوستان کے عوام کو شرک و بدعت سے نکالنے کے لئے بڑا کام کیا اور اس کے لئے تقویۃ الایمان کتاب لکھی۔ اور ان کو غلامی و پستی سے نکالنے کے لئے انگریزوں اور سکھوں سے طویل جہاد کر کے بالآخر بالاکوٹ میں شہید ہوئے۔ احمد رضا خان نے صرف اس بناء پر اس پر کفر کا فتوی لگا دیا کہ

اس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ''پیغمبر مر کر مٹی میں مل گئے،، جبکہ پیغمبر کا جسم مٹی میں ختم نہیں ہوتا بلکہ صحیح سالم رہتا ہے۔ مٹی میں ملنے کے دو معانی اردو لغت کی کتابوں میں لکھے گئے ہیں (۱) جسم کا مٹی ہو جانا (۲) دفن ہو جانا اب شاہ اسماعیل شہید کی عبارت میں دوسرے معنی کا احتمال بھی موجود ہے ''کہ پیغمبر وفات پا کر دفن ہو گئے'' اور یہ مطلب صحیح ہے کفر نہیں لیکن احمد رضا خان نے اس سے پہلا والا معنی مراد لے کر کفر کا فتوی لگا دیا۔ اسی طرح مسلمانوں کے دیگر دینی وسیاسی رہنماء جنہوں نے مسلمانوں کو شرک وبدعت، رسم ورواج کی جکڑ بندیوں اور غیروں کے ماتحتی سے نکالنے کو اپنی زندگی کا مشن بنایا ان میں سے کوئی بھی احمد رضا خان یا اس کے ہم مشن بریلوی علماء کے گستاخ اور کفر ساز قلم سے نہیں بچا۔ مثلاً علامہ اقبال، قائداعظم محمد علی جناح، سر سید احمد خان، مولانا ظفر علی خان، مولانا جوہر علی، مولانا شوکت علی، الطاف حسین حالی، مولانا آزاد سبحانی، مولانا ابوالکلام آزاد، علامہ شبلی نعمانی، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا قاسم نانوتوی وغیرہ علماء (جنھوں نے انگریز کے خلاف جہاد کیا اور ھندوؤں، عیسائیوں، آریہ اور قادیانیوں سے مناظرے کر کے ہندوستان کے لوگوں کا ایمان بچایا) مکہ مکرمہ کے علماء، مدینہ طیبہ کے علماء وغیرہ، ان سب پر احمد رضا خان اور دیگر بریلوی علماء نے کفر کے فتوے لگائے ہیں۔ ان بریلویوں کے ایسے فتوؤں کی وجہ سے تحریک پاکستان کے راہنماء مولانا ظفر علی خان کو کہنا پڑا۔

کوئی ترکی لے گیا کوئی ایران لے گیا — کوئی دامن لے گیا کوئی گریبان لے گیا
رہ گیا تھا باقی بس نام اسلام کا — وہ بھی ہم سے چھین کر احمد رضا خان لے گیا
بریلی کے فتوؤں کا سستا ہے بھاؤ — کہ بکتے ہیں کوڑی کے اب تین تین
خدا نے یہ کہہ کر انہیں ڈھیل دی — وأُملي لهم إنّ كيدي متين

....

لمحہ فکریہ

قرآن وحدیث کا ایک بڑا حصہ اور رسول کریم ﷺ کی دس سالہ مدنی زندگی جہاد وقتال سے بھرپور ہے۔ صحابہ کرام کی زندگیاں جہاد میں گزری ہیں۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نہ جہاد کیا اور نہ جہاد کا خیال اس کے ذھن میں آیا وہ منافقت کی ایک شاخ پر مرا۔ احمد رضا خان سمیت آج تک بریلوی علماء نے کبھی جہاد کیا ہے؟ یا جہاد کرنے کا ارادہ کبھی ظاہر کیا ہے؟ یا کم از کم لوگوں کو کبھی جہاد کی ترغیب دی ہے؟؟

شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ نے سکھوں اور انگریزوں کے خلاف جہاد کرتے ہوئے دہلی سے جا کر بالاکوٹ ہزارہ میں اپنے رفقاء سمیت شہید ہوئے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، مولانا قاسم نانوتوی۔ مولانا رشید احمد گنگوہی وغیرہ علماء دیوبند نے انگریز کے خلاف 1857ء میں جنگ آزادی لڑی۔ مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا ظفر احمد عثمانی وغیرہ علماء دیوبند نے قیام پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔ مولانا انور شاہ کشمیری، عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی وغیرہ علماء دیوبند نے تحریک ختمِ نبوت میں قربانیاں دے کر تحریک کو کامیاب کیا۔ اگر چہ اس تحریک میں چند بریلوی اور شیعہ

حضرات بھی بادل نخواستہ شریک ہوئے لیکن اصل مدعی، مرکزی راہنما اور ہراول دستہ علماء دیوبند تھے۔

افغانستان میں روس کے خلاف لڑنے والے افغان مجاہدین اور پاکستانی مجاہدین، جہادی تنظیم حرکۃ المجاہدین، حرکۃ الجہاد الاسلامی، جمعیت المجاہدین وغیرہ دیوبندی تھے۔ اور اب بھی افغنستان میں امریکہ کے خلاف لڑنے والے اور اس کو شکست سے دوچار کرنے والے علماء دیوبند ہیں۔ کشمیر کی آزادی کے لئے مندرجہ بالا تنظیمیں اور حرکۃ الانصار، جیش محمد تنظیمیں علماء دیوبند کی ہیں۔ لشکر طیبہ اہل حدیث کی ہے۔ حزب المجاہدین اور البدر مجاہدین جماعت اسلامی کی ہیں۔ کیا بریلوی علماء اپنی کسی جہادی تنظیم، مجاہد عالم، دوران جہاد (نہ کہ دہشت گردی میں) شہید ہونے اپنے کسی فرد کا نام بتلا سکتے ہیں؟

قدرتی آفات مثلاً زلزلہ، سیلاب، قحط سالی، غربت و بیماری کی تکالیف ومصائب میں مدد کرنے والے بیسیوں فلاحی ادارے اور ٹرسٹ مثلاً الرشید ٹرسٹ، معمار ٹرسٹ، الامین ٹرسٹ، الرحمت ٹرسٹ وغیرہ علماء دیوبند کے ہیں۔ الخدمت ٹرسٹ جماعت اسلامی کی ہے۔ فلاح انسانیت فاؤنڈیشن اہل حدیث کی ہے۔ کیا بریلویوں کا بھی کوئی فلاحی ادارہ ہے جس نے کبھی مصیبت زدہ لوگوں کی کوئی خدمت کی ہو؟؟ نہیں نہیں۔ ملت بریلویہ میں میدانِ کارزار کے مجاہد نہیں، مزاروں کے مجاور پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں جہاد نہیں میلا دہوتا ہے۔ اصلاح نہیں فساد ہوتا ہے۔ یہ محاذ نہیں دربار گرم کرتے ہیں۔ ان کے چندے مجاہدین، مہاجرین، سیلاب زدگان، زلزلہ زدگان، بے بس و بے کس لوگوں کے لئے نہیں، بلکہ داتا دربار، بری امام وغیرہ کے مجاوروں اور چرسیوں کیلئے عرس کے عنوان سے ہوتے ہیں۔ ان کے مخالفین غاصب وظالم برطانوی، روسی، امریکی اور بھارتی افواج نہیں بلکہ ان کے خلاف جہاد کرنے والے علماء حق ہیں۔ ان کی کوئی تنظیم، جماعت یا فرد رافضیت، قادیانیت، انکار حدیث، انکارِ فقہ وغیرہ فتنوں کے خلاف سرگرم نہیں جو لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ان کی سرگرمیاں ان فتنوں کے خلاف جدوجہد کرنے والے علماء دیوبند کے خلاف ہوتی ہیں۔ یہ اولیاء کو مانتے ہیں لیکن ان کی مانتے نہیں۔ علماء دیوبند اولیاء کو بھی مانتے ہیں ان کی تعلیمات کو بھی مانتے ہیں۔ عشق کے نام پر شرک و بدعت سے پرہیز کرتے ہیں۔ قرآن وحدیث کی وہی تشریح وتفسیر کرتے ہیں جو اسلاف امت کی تشریح وتفسیر سے متصادم نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اہل سنت والجماعت بنا دے اور شرک وبدعت ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین۔

مولانا ظفر علی خان

اسلام کے خلاف خدا کے حریف ہیں | یہ لوگ یادگارِ ''وصایا شریف'' ہیں
اسلام ان کے دشنۂ الحاد کا شکار | مذہب کے اعتبار سے عضوِ ضعیف ہیں
فطرت کے اعتبار سے دُشنام واشگاف | پیشہ کے رُو سے تاجرِ دینِ حنیف ہیں
اقصائے چین سے تا بہ سوادِ طرابلس | برطانیہ کی فصل ربیع وخریف ہیں
اربابِ دُوں نہاد کی تصویر خانہ ساز | یارانِ بدزبان دے سیاسی حلیف ہیں
دوسو برس سے شرک نوازی میں بے مثال | طرّوں کے پیچ وخم کی بناء پر شریف ہیں
مفتی نہیں ، فقیہ نہیں ، پیشوا نہیں | یہ خانزدگانِ بریلی شریف ہیں

چند اچھی ویب سائٹس:

www.ahnafmedia.com

www.alittehad.org

www.tauheed-sunnat.com

www.darsequran.com

Email:rahatkhanpk@gmail.com